# عظمتِ امیر المؤمنین علیہ السلام

تالیف

علامہ مفتی مزمل حسین میثمی الغدیری اعلی اللہ مقامہ

امامیہ پبلیکیشنز پاکستان

# عظمتِ امیر المومنین علیہ السلام

تالیف

علامہ مفتی مزمل حسین میثمی الغدیری اعلی اللہ مقامہ

مع

# الاربعین

## فی فضائل امیر المومنینؑ

تالیف حسن رضا غدیری

امامیہ پبلیکیشنز

۱۷۔ نور چیمبر ○ گنپت روڈ ○ لاہور ۲

فون نمبر: ۳۲۵۱۵۳

| | |
|---|---|
| نام کتاب | عظمت امیر المومنینؑ |
| مولف | علامہ مزمل حسین میثمی مرحوم |
| ناشر | امامیہ پبلیکیشنز |
| مطبع | زاهد بشیر پرنٹرز |
| هدیہ | ۲۰/- روپے |

# فہرست

# حرفِ مؤلف

عرصہ دراز سے میری خواہش تھی کہ حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کے سلسلے میں جو روایات وارد ہوئی ہیں انہیں جمع کر دوں لیکن عدیم الفرصتی مانع رہی تاہم اپنے ملک کے مذہبی ماحول کے پیشِ نظر گزشتہ سال ماہ رمضان المبارک میں فرصت ملی اور توفیق حاصل ہو گئی تو میں نے مناسب سمجھا کہ وہ احادیث و روایات جو اصحاب مثلاً حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت عائشہ و دیگر اکابرینِ اہل سنت نے فضائل علی علیہ السلام کے سلسلے میں بیان فرمائی ہیں انہیں اکٹھا کر کے شائع کر دوں تاکہ واعظین اور مناظرین کے لیے سہولت ہو جائے اور میرے لیے بھی ذخیرۂ آخرت ہو۔ لہٰذا میں نے صرف انہی احادیث میں سے چند ایک جمع کی ہیں جو مذکورہ بالا آئمہ اہل سنت نے بیان کی ہیں۔ اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف چند روایات ذکر کی ہیں اور یہ کوشش بھی کی ہے کہ حوالہ جات بھی بیان کروں، مجھے امید ہے قارئین کرام ان احادیث کو پڑھتے ہوئے اس حقیر کو دعاؤں میں فراموش نہیں فرمائیں گے۔ علی بن ابی طالب علیہ السلام یقیناً وہ عظیم شخصیت ہیں جن کے فضائل کی تاب نہ لاتے ہوئے لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو گئے کچھ لوگ ایسے گمراہ ہوئے کہ علی کو خدا کہنے لگے اور کچھ لوگ یوں بد بخت ہو گئے کہ علی کا رتبہ کم کرنے میں لگ گئے لہٰذا علی نے فرمایا: ھلک فی رجلان غال و قال یعنی دونوں گروہ ہلاک ہو گئے۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اور میری اولاد اور تمام مومنین کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔

الاحقر منزل حسین عفی عنہ

حجۃ العلماء منزل بلاگردی ڈیرہ غازی خان

۱۲ــــ۱ــــ۱۹۶۴

# عرضِ ناشر

وہ ذات بابرکات کتنی عظیم ہوگی کہ جس کے بارے میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں کہ اس کا ذکر عبادت ہے۔ دنیا میں کون ہے جو اس ذات کے اسمِ گرامی سے ناآشنا ہو۔ اپنا ہو یا غیر دشمن ہو کہ دوست، عربی ہو کہ عجمی، مسلمان ہو یا کافر، مؤرخ ہو یا مفسر عالم ہو یا جاہل غرضیکہ کسی بھی شعبہ ہائے زندگی سے متعلق ہو وہ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے کسی نہ کسی حوالے سے ضرور متعارف ہے۔

دشمنانِ اہلبیت نے اپنے ادوارِ حکومت میں حکمرانی کے نشہ میں اُنکی مقبولیت کے پیش نظر صدیوں برسرِ منبر اہلبیت رسولؐ پر سب وشتم کیا۔ شیعیانِ علی کہلوانا قابلِ قتل جرم سمجھا جاتا تھا اور خلافِ شان حدیثیں وضع کرنے والے کو انعام واکرام سے نوازا جاتا تھا۔ اس کوشش میں کہ کوئی حدیث صحیحہ آنے والی نسلوں تک نہ پہنچ پائے کئی کتب خانوں کو آگ لگادی گئی۔ ہزاروں کتابیں دریا برد کر دی گئیں مگر ان تمام مذموم کوششوں کے باوجود آج بھی ہر شخص حضرت علیؑ کے نام نامی سے واقف ہے۔

اس اکیلی ذات میں قدرت نے اتنے کمالات سمو دیئے ہیں کہ کوئی بھی صفت لے لیں اس ذات میں وہ صفت درجۂ کمال تک پہنچی ہوگی۔ اور یہ بھی کمال اسی ذات کے حصہ میں ہے کہ غیر اور دشمن بھی آپکی مداح خوانی کے بغیر نہیں رہ سکے۔

زیرِ نظر کتاب میں ان بہت سی حدیثوں اور روایتوں میں سے چند ایک بطورِ نمونہ پیش کی جا رہی ہیں امید ہے قارئین ان سے کماحقہٗ استفادہ فرماتے ہوئے اس ذات کے صدقہ میں جو مجسمۂ اتحاد ہے کے گرد جمع ہو جائیں گے اور تمام تر فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک جان ہو جائیں گے۔

خداوند تعالیٰ علامہ مفتی مزمل حسین میثمی الغدیری اعلیٰ اللہ مقامہ کے درجات کو بلند فرمائے اور جوارِ آئمہ میں جگہ مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین

-ادارہ-

# ابتدائیہ
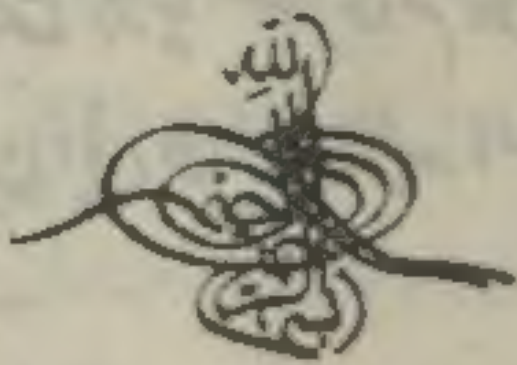
والدِ گرامی قدر حضرت علامہ مفتی مزمل حسین میثمی الغدیری اعلی اللہ مقامہ الشریف کے گرانقدر قلمی آثار کی اشاعت کے سلسلے میں "مؤسسہ المزمل" قائم کیا گیا ہے جو دیگر دینی و مذہبی کتب کی اشاعت کے ساتھ ساتھ مرحوم و مغفور کی علمی کاوشیں عوام تک پہنچانے میں سرگرمِ عمل ہے، اب تک جو قلمی نسخے ہمیں دستیاب ہو سکے ہیں اُن کی تعداد ایک سَو سے زائد ہے جن میں عربی و اُردو دونوں زبانوں میں کتابیں موجود ہیں، علامہ مرحوم کی عظیم الشان کتاب تلخیص بحار الانوار جو کہ عربی زبان میں ہے بیروت میں زیرِ طبع ہے اور اس پر کچھ کام ہو چکا ہے جب کہ دیگر قلمی نسخوں کی چھان بین کے لیے علماءِ کرام کی ایک کمیٹی وقتاً فوقتاً اپنی معاونت جاری رکھتی ہے، کتاب حاضر عظمت امیر المؤمنین علیہ السلام کی ترتیب و تدوین کے سلسلے میں حجۃ الاسلام مولانا عابد حسین عسکری نے کافی محنت کی ہے ہم ان کی مساعی پر ان کے شکر گزار ہیں۔ اور کتاب کے مزید مفید بنانے کے لیے چالیس احادیث کا مجموعہ "الاربعین" کے نام سے ضمیمہ کے طور پر شامل کر دیا گیا ہے۔ خداوند عالم ہماری اس خدمت کو قبول فرمائے۔

الاحقر حسن رضا غدیری عفی عنہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ اَبَا بَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظَرَ اِلٰی وَجْهِ عَلِیٍّ (ع) فَقَالَ یَا بِنْتِ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ (ص) یَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ۔ (نقلہ ابن سمان)

"حضرت" عائشہ نے کہا: میں نے اپنے باپ ابوبکر کو دیکھا کہ وہ حضرت علیؑ کے چہرے کی طرف بہت دیکھتے تھے میں نے کہا اے میرے باپ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ علیؑ کے چہرے کو بہت دیکھتے ہیں "حضرت" ابوبکر نے کہا: اے میری بیٹی! میں نے جناب رسول خدا (ص) سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ:

"علیؑ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے"

(اس حدیث کو امام ابن سمان نے لکھا ہے)

(۲)

عَنِ الشَّعْبِیْ قَالَ: اِنَّ اَبَا بَکْرٍ نَظَرَ اِلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی اَقْرَبِ النَّاسِ قَرَابَۃً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ (ص) وَاَعْظَمِھِمْ مَنْزِلَۃً عِنْدَنَا فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ (ع)

(اَخْرَجَہٗ اِبْنُ سَمَّانْ)

امام شعبی نے کہا: "حضرت ابوبکر نے حضرت علی کو دیکھ کر کہا، جس شخص کی خوشی ایسے آدمی کے دیکھنے میں ہو جو رسول خدا (ص) کے ساتھ رشتہ و قرابت میں تمام لوگوں سے قریب تر ہو اور ہم تمام صحابہ سے عظیم مرتبہ رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ حضرت علی بن ابی طالب کو دیکھے"

(اس حدیث کو امام ابن سمان نے لکھا ہے)

(۲)

عَنِ الشَّعْبِیْ قَالَ: بَیْنَمَا اَبُوْبَکْرٍ جَالِسٌ اِذْ طَلَعَ عَلِیٌّ فَلَمَّا رَاٰہُ فَقَالَ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی اَقْرَبِ النَّاسِ قَرَابَۃً وَاَعْظَمِہِمْ مَنْزِلَۃً وَاَفْضَلِہِمْ حَالَۃً وَاَعْظَمِہِمْ حَقًّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِؐ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا الطَّالِعِ وَاَشَارَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

(اخرجہ ابن سمان والدار قطنی)

امام شعبی نے کہا: "حضرتؓ ابوبکر بیٹھے ہوئے تھے اتفاقاً حضرت علیؑ سامنے سے ظاہر ہوئے۔ "حضرت" ابوبکر نے انہیں دیکھ کر کہا: جو شخص ایسے آدمی کو دیکھ کر خوش ہوتا ہو جو رشتہ اور قرابت میں جناب رسولِ خداؐ کے ساتھ تمام لوگوں سے نزدیک تر، مقام و منزلت میں دوسرے لوگوں سے عظیم تر، ہر حالت میں دوسروں سے افضل و بہتر اور عظیم ترین حق والا ہو تو اس آنے والے کو دیکھے، اور پھر حضرت علی بن ابی طالب کیطرف اشارہ کیا۔

(اس حدیث کو امام ابن سمان اور دار قطنی نے لکھا ہے)

# گلچین

احادیث مذکورہ میں حضرت عائشہ اور حضرت ابو بکر نے جو فضائل امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ذکر کئے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱ حضرت علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

۲ حضرت علیؑ رسول اکرمؐ سے سب سے زیادہ قریب ہیں۔

۳ حضرت علیؑ تمام صحابہ سے بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔

۴ حضرت علیؑ کے چہرے کی زیارت سے دلوں کو سرور ملتا ہے۔

۵ حضرت علیؑ مقام و منزلت میں سب سے عظیم ہیں۔

۶ حضرت علیؑ ہر حالت میں دوسروں سے افضل ہیں۔

۷ حضرت علیؑ پیغمبر خداؐ کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

"حضرت ابو بکر کے بیانات کی روشنی میں ہر عاقل یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ حضرت علیؑ جو پیغمبر خدا کے سب سے زیادہ حقدار ہر حالت میں دوسروں سے افضل اور مقام و منزلت میں سب سے بلند مرتبہ رکھنے والے موجود ہوں تو ان کے ہوتے ہوئے کسی اور کو امت اسلامی کی قیادت سنبھال دینا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے اور جس کے چہرے کو دیکھنا ہی عبادت قرار دیا گیا ہو اس کے دیگر فضائل کا شمار کیونکر ہو سکتا ہے

# حضرت علیؑ

# کی اِمتیازی

# خُصوصیات

(۴)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِعَلِیٍّ اِنَّكَ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعِیَ اِيْمَانًا وَاَعْلَمُهُمْ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَاَوْفَاهُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَرْاَفُهُمْ بِالرَّعِيَّةِ وَاَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَاَعْظَمُهُمْ مَنْزِلَةً ... (اخرجہ احمد)

ترجمہ۔ عمر بن خطاب نے کہا جناب رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تم تمام مؤمنین سے پہلے میرے ساتھ ایمان لائے اور تم سب سے زیادہ آیات خدا کا علم رکھنے والے ہو۔ اور تم سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے ہو اور تم ان سب سے زیادہ رعیت کے ساتھ مہربانی کرنے والے ہو اور تم ان سب سے زیادہ کسی چیز کی تقسیم میں مساوات برتنے والے ہو اور تم ان سب سے زیادہ خدا کے نزدیک بڑے رتبے والے ہو۔

(اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے لکھا ہے)

۵

عَن الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَدْ سَمِعَ رَجُلاً يَسُبُّ عَلِيًّا وَهُوَ يَقُولُ لَهُ : اِنِّي لَاَظُنُّكَ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ كُفُّوا عَنْ ذِكْرِ عَلِيٍّ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ فِيْ عَلِيٍّ ثَلَاثُ خِصَالٍ وَوَدِدْتُ لَوْاَنَّ لِيْ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ اَحَبُّهَا مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَذَالِكَ اِنِّي كُنْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُبَيْدَةُ بْنِ الْجَرَاحِ وَنَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ (ص) اِذْ ضَرَبَ النَّبِيُّ (ص) عَلٰى كَتِفِ عَلِيٍّ وَقَالَ: يَا عَلِيُّ اَنْتَ اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اِسْلَامًا وَاَنْتَ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا وَاَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى كَذِبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يُحِبُّنِيْ وَهُوَ يُبْغِضُكَ يَا عَلِيُّ: مَنْ اَحَبَّكَ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ فَقَدْ اَحَبَّهُ اللهُ تَعَالٰى وَمَنْ اَحَبَّهُ اللهُ تَعَالٰى اَدْخَلَهُ

الْجَنَّةَ وَمَنْ اَبْغَضَكَ فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَنِيْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَمَنْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَدْخَلَهُ النَّارَ (اخرجہ الخوارزمی)

ترجمہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب سے اس وقت یہ سنا جبکہ ایک شخص حضرت علیؑ کو گالیاں دے رہا تھا آپ نے اس سے کہا میرا خیال ہے تو منافقین میں سے ایک منافق ہے۔

پھر کہا علیؑ کی برائی نہ کرو بلکہ انہیں نیکی سے یاد کرو کیونکہ میں نے جناب رسول خداؐ سے سنا ہے۔

آنحضرت نے فرمایا علیؑ میں تین خصلتیں پائی جاتی ہیں پھر حضرت عمرؓ نے کہا اگر ان میں سے ایک خصلت بھی مجھے حاصل ہوتی تو میں ان تمام چیزوں سے کہ جن پر سورج روشنی ڈالتا ہے۔ اسے زیادہ پسند کرتا۔

حالانکہ اس وقت میں اور حضرت ابوبکر اور عبیدۃ بن جراح اور رسولِ خداؐ کے چند اصحاب بھی موجود تھے تو آنحضرت

نے علیؑ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔

۱: یا علیؑ تم اسلام لانے میں تمام مسلمانوں سے پہلے مسلمان ہو

۲: اور تم ایمان لانے میں تمام مؤمنین میں سے پہلے مؤمن ہو۔

۳: اور تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے ہو۔

جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے لیکن تمہارے ساتھ دشمنی رکھتا ہو تو وہ جھوٹا ہے۔

پھر فرمایا جو شخص تجھے دوست رکھتا ہو پس وہ مجھے بھی دوست رکھتا ہے اور جو شخص مجھے دوست رکھتا ہے۔ تو خداوند عالم اسے دوست رکھتا ہے اور جسے خداوند عالم دوست رکھتا ہے تو اسے بہشت میں داخل کرے گا اور جو شخص مجھ سے دشمنی رکھتا ہے۔

تو خداوند عالم اس سے دشمنی رکھتا ہے اور جو خدا سے دشمنی رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈالے گا۔

(اس حدیث کو امام خوارزمی نے لکھا ہے)

(۶)

عَنْ سُهَيْلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَقَدْ اُوْتِيَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ثَلَاثًا. لَوْ اَنْ اَكُوْنَ اُوْتِيْتُهَا اَحَبُّ اِلَيَّ عَنْ اُعْطِيْ حُمُرُ النَّعَمِ.

جَوَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْمَسْجِدِ. وَالرَّايَةُ يَوْمَ خَيْبَرَ. وَزَوَّجَهُ اِبْنَتَهُ فَاطِمَةَ

(اخرجہ احمد)

ترجمہ: سہیل بن صالح نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ حضرت علیؑ کو تین چیزیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتیں تو دنیا کی حکومت سے مجھے محبوب تر تھیں۔

۱. جناب رسولِ خداؐ کے ساتھ مسجد میں رہنا۔

۲. جنگ خیبر کا علم عطا ہونا۔

۳. آنحضرتؐ کا آپ سے حضرت فاطمہ جیسی بیٹی کا بیاہ دینا۔

(اس حدیث کو احمد بن حنبل نے لکھا ہے۔)

(۷)

عَنْ عُمَرُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَهٗ عَلِیٌّ فَقَالَ ذَاكَ صِهْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ نَزَلَ جِبْرَائِیْلُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكَ اَنْ تُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِیٍّ (اخرجہ ابن سمان)

ترجمہ "حضرت عمرؓ کے پاس علی علیہ السلام کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ جناب رسول خداؐ کے داماد ہیں۔ حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور پیغمبر خداؐ سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ فاطمہؑ کا علی سے عقد کر دیں۔

(اس حدیث کو امام ابن سمان نے لکھا ہے)

۸

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللهَ تَعَالٰی خَلَقَ مَلَائِکَۃً مِنْ نُوْرِ وَجْہِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ

(اَخْرَجَہٗ اَبُوالْمُؤَیَّدُ بْنُ اَحْمَدُ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ اِسْحَاقُ الْمَعْرُوْفُ بِاَخْطَبِ الْخَوَارَزَمِ فِی الْمَنَاقِبِ)

ترجمہ "جنابؓ عثمان بن عفان نے کہا حضرتؓ عمر بن خطاب نے فرمایا ہے کہ بالتحقیق خداوند عالم نے حضرت علی بن ابیطالب کے چہرے کے نور سے تمام فرشتوں کو خلق فرمایا۔

اس حدیث کو ابوالمؤید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق نے اپنی کتاب مناقب الاصحاب میں لکھا ہے

(۹)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَھُوَ عَنْہُ رَاضٍ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ۔ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ جب فوت ہوئے تو حضرت علیؑ سے خوش تھے۔

(اس حدیث کو امام بخاری نے لکھا ہے)

(۱۰)

عَن ابن عُمَرَ بن الخَطّاب قَالَ لمَا طُعِنَ اَبِی وَاَمَرَ بالشُّورٰی دَخَلَتْ عَلَیہ اُمُّ المُؤمِنِینَ حَفصَۃ قَالَتْ یَا اَبَتِ اِنَّ النَّاسَ یَزعُمُونَ اَنَّ هٰؤلَاءِ سِتَّۃٌ لَیسُوا یَرضَوا بِعَلِیٍّ قَالَ اَسنِدُونِی فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ لِعَلِیٍّ۔
یَا عَلِیُّ مُدَّ یَدَكَ فِی یَدَیَّ تَدخُلُ مَعِی یَومَ القِیَامَۃِ حَیثُ اَدخُلُ۔

(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر ابوبکر شافعی و ابوالحسن بن بشیر فی فوائدہ و ابن عساکر و الدیلمی)

ترجمہ۔ جناب ابن عمر بن خطاب نے کہا جب میرے والد کو نیزہ لگا اور آپ نے شوریٰ کا حکم دیا تو اس وقت ام المؤمنین حفصہ نے آپ کے پاس آکر کہا اے بابا لوگوں کا خیال ہے کہ یہ چھ آدمی علیؑ پر راضی نہیں ہیں آپ نے کہا مجھے تکیہ کے سہارے بٹھا دو پھر کہا جناب رسولِ خداؐ نے

حضرت علیؓ سے فرمایا :-

یا علیؑ، آپ روز قیامت میرا ہاتھ تھام لینا جہاں میں جاؤں گا تم بھی وہاں میرے ساتھ آنا۔

(اس حدیث کو طبرانی نے کتاب کبیر میں اور ابو بکر شافعی اور ابوالحسن بشیر نے کتاب فوائد میں اور ابن عساکر اور دیلمی نے لکھا ہے۔)

۱۱

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ لِرَجُلٍ یُحِبُّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَرَّارًا غَیْرَ فَرَّارٍ یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلَیْہِ جِبْرَائِیْلُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَمِیْکَائِیْلُ عَنْ یَسَارِہٖ فَبَاتَ النَّاسُ مُتَشَوِّقِیْنَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ اَیْنَ عَلِیٌّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یُبْصِرُ قَالَ اِیْتُوْنِیْ بِہٖ فَلَمَّا اُتِیَ بِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ اُدْنُ مِنِّیْ فَدَنٰی مِنْہُ فَتَفَلَ فِیْ عَیْنَیْہِ وَمَسَحَہَا بِیَدِہٖ فَقَامَ عَلِیٌّ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ کَاَنَّہٗ لَمْ یَرْمَدْ۔

(اخرجہ المتقی فی کنزالعمال)

ترجمہ۔ "حضرتؓ عمر بن خطاب نے کہا جناب رسول خداؐ نے جنگ خیبر کے دن فرمایا میں یہ علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ کو اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں وہ کرار ہے یعنی بار بار حملہ کرنے والا ہے

غیر فرار ہے یعنی جنگ سے بھاگنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے فتح دے گا جبرائیل اس کے دائیں جانب ہوں گے اور میکائیل اس کے بائیں جانب ہوں گے۔ یہ سنکر صحابہ کرام ساری رات علم کے شوق میں جاگتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو حضور نے فرمایا علیؑ کہاں ہیں۔ صحابہ کرام نے کہا یارسول اللہ انہیں آنکھوں کے درد سے کچھ دکھائی نہیں دیتا آنحضرت نے فرمایا انہیں میرے پاس لے آیئے جب وہ علیؑ کو لے آئے تو آنحضرت نے ان سے فرمایا میرے قریب آیئے جب آپ آنحضرتؐ کے قریب ہوئے تو آنحضرت نے علیؑ کی آنکھوں میں اپنا لعاب اقدس لگایا اور اپنے دست مبارک کو ان کی دونوں آنکھوں پر پھیرا تو حضرت علیؑ آپ کے سامنے اٹھ کھڑے ہوئے گویا آپ کی آنکھوں میں درد تھا ہی نہیں۔

( اس حدیث کو صاحب کنزالعمال نے نقل کیا ہے )

(١٢)

إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ جَاءَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ عَلَىٰ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ انْزِلْ عَنْ مَجْلِسِ أَبِي فَقَالَ صَدَقْتَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ مَجْلِسُ أَبِيكَ ثُمَّ أَخَذَهُ وَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ وَبَكَىٰ

(اخرجہ الدار قطنی)

ترجمہ۔ امام حسن بن علیؑ ابوبکر کے پاس تشریف لائے اس وقت حضرتؓ ابوبکر ممبر رسولؐ پر بیٹھے ہوئے تھے امامؑ نے فرمایا میرے باپ کی جگہ سے اتر آئیے ابوبکر نے کہا تو نے سچ کہا ہے۔

خدا کی قسم! یہ جگہ تیرے باپ ہی کی ہے۔ پھرؓ حضرت ابوبکر نے امام حسنؑ کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور خود رونے لگے۔ (اس حدیث کو امام دارقطنی نے لکھا ہے)

(۱۳)

عَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ اِلْتَقَى اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَتَبَسَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ مَالَكَ تَبَسَّمْتَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَا يَجُوْزُ الصِّرَاطَ اَحَدًا اِلَّا مَنْ كَتَبَ لَهٗ عَلِيٌّ الْجَوَازَ۔ (نقلہ ابن سمان)

ترجمہ۔ حضرت قیس بن حازم نے کہا ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علی بن ابیطالبؑ ایک دوسرے سے ملے تو حضرت ابوبکرؓ آپ کے سامنے ہنسنے لگے۔ حضرت علیؑ نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے جناب رسولِ خداؐ سے سنا ہے انہوں نے فرمایا قیامت کے دن علیؑ کے پروانہ راہداری کے بغیر کوئی شخص پلِ صراط سے نہیں گذر سکے گا۔

(اس حدیث کو امام ابن سمان نے لکھا ہے)

# گلچین

احادیث مذکورہ میں "حضرت عباس بن عبد المطلب، حضرت سہیل بن صالح، حضرت ابن عمر، اور حضرت قیس بن حازم ایسے مقتدر راویوں کے حوالے سے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے بیان کردہ فضائل علیؑ اور آپ کی امتیازی صفات کا ذکر کیا گیا ہے جن کی اجمالی تصویر یہ ہے۔

(۱) حضرت علیؑ تمام مومنین میں سے سب سے پہلے مؤمن ہیں

(۲) حضرت علیؑ تمام لوگوں سے زیادہ آیاتِ خدا کا علم رکھتے ہیں۔

(۳) حضرت علیؑ تمام لوگوں میں، سب سے زیادہ عہد خدا کو پورا کرنے والے ہیں۔

(٤) حضرت علیؑ دوسرے لوگوں سے زیادہ رعایا کے ساتھ مہربان ہیں۔

(۵) حضرت علیؑ لوگوں میں سب سے زیادہ کسی چیز کی تقسیم میں مساوات برتنے والے ہیں۔

(٦) حضرت علیؑ دوسرے لوگوں کی نسبت سب سے زیادہ

خدا کے نزدیک عظیم منزلت کے حامل ہیں،،

(۷) حضرت علیؑ میں تین امتیازی صفات پائی جاتی ہیں

(۱) اسلام لانے میں تمام مسلمانوں سے مقدم ہیں۔

(۲) ایمان لانے میں تمام مومنین سے مقدم ہیں

(۳) پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ سے وہی نسبت رکھتے ہیں جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی۔

(۸) حضرت عمرؓ نے کہا: اگر علی کی تین امتیازی صفات میں سے ایک بھی مجھے مل جاتی تو دنیا کی ہر نعمت سے زیادہ تھی۔

(۹) جو شخص حضرت محمدؐ کے ساتھ دوستی و محبت کا اظہار کرے اور حضرت علیؑ کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھے وہ کاذب اور جھوٹا ہے۔

(۱۰) حضرت علیؑ کا محب، دراصل حضرت محمدؐ کا محب ہے اور جو حضرت محمدؐ کا محب ہو اللہ تعالیٰ اس کا محب ہوتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ دوست رکھے اُسے بہشت عطا کرے گا،

(۱۱) حضرت علیؑ کا دشمن، دراصل حضرت محمدؐ کا دشمن ہے اور

جو حضرت محمدؐ کا دشمن ہو خداوند عالم اسے دشمن رکھتا ہے اور جسے خداوند عالم دشمن رکھے اسے جہنم میں داخل کرے گا،

(۱۲) حضرت علیؑ علیہ السلام کو تین ایسی نعمتیں عطا ہوئی ہیں جن کے بارے میں حضرت عمر ہمیشہ یہ کہتے رہتے تھے کہ وہ نعمتیں مجھے نصیب ہوتیں تو دنیا کی حکومت سے زیادہ مجھے محبوب تھیں، وہ تین نعمتیں جو حضرت علیؑ کو عطا ہوئیں یہ ہیں۔

(۱) جناب رسول خدا کے ساتھ مسجد میں رہنا۔

(۲) جنگ خیبر کے دن عَلَم کا عطا ہونا۔

(۳) رسولِ خداؐ کا حضرت کے ساتھ اپنی دختر کا بیاہ دینا۔

(۱۳) حضرت رسول خداؐ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنی بیٹی فاطمہ کا علی کے ساتھ عقد کریں۔

(۱۴) تمام فرشتے حضرت علی علیہ السلام کے چہرے کے نور سے پیدا کئے گئے۔

(۱۵) حضرت محمدؐ وفات کے وقت حضرت علیؑ سے راضی تھے۔

(۱۶) حضرت علی روز قیامت، حضرت محمدؐ کا ہاتھ پکڑ کر ان کے ساتھ رہیں گے،

(۱۷) حضرت علیؑ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتے ہیں اور اللہ اور اس کا رسول انہیں دوست رکھتے ہیں -

۳۲
علیؑ مولا

(۱۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَنْ صَامَ ثَمٰنِیَۃَ عَشَرَ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ کُتِبَ لَہٗ صِیَامُ سِتِّیْنَ شَهْرًا وَهُوَیَوْمُ غَدِیْرِ خُمٍّ لَمَّا اَخَذَ النَّبِیُّ بِیَدِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ فَقَالَ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ فَقَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ بَخٍ بَخٍ لَکَ یَا بْنَ اَبِیْطَالِبٍ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلَا کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ اخرجہ الفقہی بن المغازلی فی المناقب وابراهیم النطری فی کتاب الخصائص وشهاب الدین احمد فی توضیح الدلائل و عن مجاهد قال نزلت هذہ الآیۃ بغدیر خم واخرجہ الصالحانی.

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص اٹھارہ ذی الحجہ کو روزہ رکھے اس کے لئے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب

لکھا جائے گا وہ غدیر خم کا دن تھا جب پیغمبر خدا نے علی بن ابیطالب کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا میں تمام مؤمنین کا مالک نہیں ہوں؟

تو اس وقت تمام صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ ہاں بیشک آپ مالک ہیں پھر آپ نے فرمایا جس کسی کا میں مولا ہوں تو علی اس کا مولا ہے پھر عمر بن خطاب نے کہا اے ابوطالب کے فرزند آپ کو مبارک ہو۔ مبارک ہو آپ آج سے میرے مولا ہو گئے ہیں اور ہر مؤمن و مؤمنہ کے مولا ہیں پس اس وقت اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

آج کے دن میں تمہارے دین سے راضی و خوش ہوا ہوں۔

( اس حدیث کو فقیہ بن المغازلی نے اپنی کتاب المناقب میں اور ابراہیم النطزی نے کتاب الخصائص میں اور شہاب الدین احمد نے کتاب توضیح الدلائل میں لکھا ہے اور حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ یہ آیت غدیر خم میں نازل ہوئی ہے اسے محدث صالحانی نے لکھا ہے

۱۵

عَنْ سَعْدِبْنِ اَبِیْ وَقَاصٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ اَمْسَیْتَ یَابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ۔

(اخرجہ الدار قطنی)

ترجمہ۔ سعد بن وقاص نے کہا حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ نے کہا اے ابو طالب کے فرزند آپ آج سے ہر مؤمن و مؤمنہ کے مولا ہو گئے

(اس حدیث کو امام دارقطنی نے کہا ہے۔)

(۱۶)

عَنِ الْبَرَاءَ بْنِ عَازِبٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَنِيْئًا لَكَ يَا بْنَ اَبِيْطَالِبٍ اَصْبَحْتَ مَوْلَا كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ

اخرجہ احمد فی المناقب وابن ماجہ فی سننہ وابونعیم والبیہقی۔

ترجمہ۔ براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا اے ابوطالب کے فرزند۔ آپ کو مبارک ہو کہ آپ ہر مؤمن و مؤمنہ کے مولا ہو گئے ہیں۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے کتاب المناقب میں اور ابن ماجہ نے اپنی کتاب سنن میں اور حافظ ابونعیم اور امام بیہقی نے لکھا ہے۔

(۱۲)

عَنْ سَالِمٍ قِیْلَ لِعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِنَّكَ تَصْنَعُ بِعَلِیٍّ شَیْئًا مَا تَصْنَعُ بِاَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ قَالَ مَوْلَایَ۔

( اخرجہ ابن سمان والخوارزمی فی الدارقطنی ومحب الطبری فی الریاض وابن حجر فی صواعق المحرقۃ و عبد الرؤف المنادی فی فیض القدیر )

ترجمہ۔ سالم (جو حضرتؓ عمر کے غلام تھے) سے روایت ہے حضرتؓ عمر بن خطاب سے پوچھا گیا۔ آپ حضرت علی (ع) سے ہر معاملہ میں جو حسن سلوک کرتے ہیں تو جناب رسول خداؐ کے اصحاب میں سے کسی ایک سے بھی ویسا حسن سلوک نہیں کرتے تو حضرتؓ عمر نے جواب دیا کہ حضرت علیؑ تو میرے مولا ہیں۔

( اس حدیث کو امام ابن سمان اور محدث خوارزمی اور امام دارقطنی ومحب طبری نے ریاض النظرۃ میں اور امام ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں اور محدث عبد الرؤف مناوی نے کتاب فیض القدیر میں لکھا ہے )

# گلچین

مذکورہ احادیث میں اہل سنت کے مشہور و معتبر راوی حضرت ابوہریرۃ" اور "سعد بن ابی وقاص" اور "براء بن عازب" نے حضرت ابو بکرؓ" اور "حضرت عمرؓ" کے جو بیان کردہ فضائل علی بن ابی طالبؑ" نقل کئے ہیں ان کی ایک جھلک یہ ہے۔

۱ پیغمبر اسلامؐ نے ۱۸ ذیحجہ کو حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان کیا اس دن کو روز غدیر خم کہتے ہیں جو شخص اس دن روزہ رکھے اسے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

۲ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا "جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علی مولا ہے۔"

۳۔ حضرت عمرؓ نے کہا: یا علی: آپ کو مبارک ہو کہ آج سے میرے اور ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا ہو گئے ہیں۔

۴۔ جس دن حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان پیغمبر اکرمؐ نے کیا اس روز خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی:-

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی

وَرَضِيتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِينًا۔

۵ "حضرت ابوبکر" اور "حضرت عمر" نے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا اقرار کیا، اور انہیں ہر مومن و مومنہ کا مولا کہا۔

۶ "حضرت عمر" ہمیشہ علی علیہ السلام کو اپنا "مولا" کہہ کر پکارتے تھے،

علیؑ
سب سے بڑے
قاضی
سب کے مشکل کشا

۱۸

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ

فَقَالَ اَقْضَانَا عَلِیٌّ

(اخرجہ السلفی)

ترجمہ

"حضرت ابن عباس نے کہا حضرت عمر نے خطبہ میں کہا حضرت علی ہم سب سے بڑے قاضی ہیں

(اس حدیث کو امام سلفی نے لکھا ہے)

۱۹

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ جَاءَهُ اَعْرَابِيَّانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ اِقْضِ بَيْنَهُمَا يَا اَبَا الْحَسَنِ فَقَضٰى عَلِيٌّ بَيْنَهُمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَهٰذَا يَقْضِيْ بَيْنَنَا فَوَثَبَ عَلَيْهِ عُمَرُ وَاَخَذَ بِتَلْبِيْبِهٖ وَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا تَدْرِيْ مَنْ هٰذَا هٰذَا مَوْلَايَ وَمَوْلَا كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَوْلَاهُ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ۔

(اخرجہ ابن سمان فی الموافقۃ والخوارزمی فی المناقب و الدارقطنی ومحب الطبری فی ریاض النظرۃ فی فضائل العشرۃ)

ترجمہ۔ "حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس دو عرب جھگڑا کرتے ہوئے آئے تو حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ سے کہا اے ابوالحسن آپ ان کا فیصلہ کر دیں حضرت علیؑ نے ان کا فیصلہ کر دیا ان دونوں میں سے ایک شخص نے کہا یہ کیا ہمارا فیصلہ کریں گے تو حضرت عمر نے کود کر اس کا گریبان پکڑا اور کہا تجھ پر افسوس ہے کیا تم نہیں جانتے یہ کون ہیں؟ یہ تو میرے مولا ہیں اور ہر مؤمن

کے مولا ہیں اور جو شخص انہیں اپنا مولا نہیں مانتا وہ مومن نہیں ہے۔

( اس حدیث کو امام ابن سمان نے کتاب الموافقۃ میں اور محدث خوارزمی نے کتاب المناقب میں اور امام دارقطنی اور محب طبری نے کتاب ریاض النظرہ فی فضائل عشرہ میں لکھا ہے۔

(۲۰)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ نَازَعَهٗ رَجُلٌ فِیْ مَسْئَلَةٍ فَقَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ هٰذَا الْجَالِسُ وَاَشَارَ اِلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ الرَّجُلُ لَیْسَ هٰذَا اِلَّا بَطِنٌ فَنَهَضَ عُمَرُ وَاَخَذَ تَلْبِیْبَهٗ حَتّٰی شَالَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرِیْ مَنْ صَغَّرْتَ هٰذَا مَوْلَایَ وَ مَوْلَا کُلِّ مُؤْمِنٍ (اخرجہ ابن سمان ومحب الطبری)

ترجمہ: "حضرت عمرؓ بن خطاب سے ایک شخص نے ایک مسئلہ میں جھگڑا اور اختلاف کیا انہوں نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کر کے کہا میرے اور تمہارے درمیان یہ بیٹھا ہوا شخص حاکم ہے اس شخص نے کہا یہ توند کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ اٹھے اور اس کی گردن پکڑ کر اسے زمین پر دے مارا پھر کہا کیا تو نہیں جانتا کہ تو نے کس کی توہین کی ہے یہ تو میرا مولا ہے اور ہر مومن کا مولا ہے (اس حدیث کو امام ابن سمان اور محب طبری نے لکھا ہے)

(۲۱)

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مُسَیَّبْ قَالَ کَانَ عُمَرُ یَتَعَوَّذُ بِاللّٰہِ مِنْ مُعْضَلَۃٍ لَیْسَ لَہٗ اَبُوالْحَسَنِ۔

(اخرجہ احمد)

ترجمہ۔

حضرت سعید بن مسیب نے کہا کہ حضرت عمر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے اس مشکل سے جس کے حل کے لئے ابوالحسن علی بن ابی طالب موجود نہ ہوں۔

(اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے لکھا ہے)

(۲۲)

عَنِ بْنِ عَقِیلٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ

یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ اِذَا سَاَلَہٗ فَفَرِحَ عَنْہُ

قَالَ لَا اَبْقَانِیَ اللّٰہُ بَعْدَکَ یَا عَلِیُّ

(اخرجہ الخجندی)

ترجمہ

یحیٰی بن عقیل نے کہا کہ حضرت عمر، حضرت علیؓ سے جب بھی کوئی مسئلہ پوچھا کرتے تو آپ کے جواب سے خوش ہوا کرتے پھر کہا کرتے تھے اے علیؓ آپ کے بعد خدا مجھے زندہ نہ رکھے۔ (اس حدیث کو امام خجندی نے لکھا ہے)

(۲۳)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَا يُفْتِيَنَّ

اَحَدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلِيٌّ حَاضِرٌ

(الاستعاب)

ترجمہ

"حضرتؓ عمر بن خطاب نے کہا جس وقت
علی مسجد میں ہوتے تو کسی ایک شخص کو بھی فتویٰ
دینے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔
(اس حدیث کو امام عبدالبر نے کتاب الاستعاب میں لکھا ہے)

٢٤

قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوْ اَخَذْتَ حُلِيَّ الْكَعْبَةِ فَجَهَّزْتَ بِهٖ جُيُوشَ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَا تَصْنَعُ الْكَعْبَةُ بِالْحُلِيِّ فَهَمَّ بِذٰلِكَ عُمَرُ فَسَأَلَ عَلِيًّا فَقَالَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالْاَمْوَالُ اَرْبَعَةٌ۔

١ اَمْوَالُ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَسَّمَهَا بَيْنَ الْوَرَثَةِ وَذَوِى الْفَرَائِضِ۔

٢ وَالْفَيْءُ فَقَسَّمَهٗ عَلٰى مُسْتَحِقِّهٖ

٣ وَالْخُمُسُ فَوَضَعَهُ اللّٰهُ حَيْثُ وَضَعَهٗ

٤ وَالصَّدَقَاتُ فَجَعَلَهَا حَيْثُ جَعَلَهَا وَكَانَ حُلِيُّ الْكَعْبَةِ يَوْمَئِذٍ فَتَرَكَهٗ عَلٰى حَالِهٖ وَلَمْ يَتْرُكْ نِسْيَانًا فَاَقِرَّهٗ حَيْثُ اَقَرَّ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَوْلَاكَ لَافْتَضَحْنَا۔

(ربیع الابرار فی الخامس والسبعین)

## ترجمہ

حضرت عمر بن خطاب سے کہا گیا کہ اگر آپ کعبہ کے زیورات لے کر مسلمانوں کے لشکر پر خرچ کر دیں تو یہ امر عقلاً صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ کعبہ کو زیورات کی کوئی ضرورت نہیں حضرت عمر نے اتارنے کا ارادہ کیا پھر حضرت علیؑ سے پوچھ لیا تو حضرت علیؑ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے جناب رسول خداؐ پر قرآن کریم نازل کیا ہے اور مال کی چار قسمیں قرار دی ہیں ایک مسلمانوں کا مال ہے جسے ذوالفرائض اور ورثاء پر تقسیم فرمایا ہے اور دوسرا مال غنیمت ہے تو اسے اس کے مستحقین پر تقسیم کیا ہے اور تیسرا مال خمس ہے وہ خدا تعالیٰ نے جن کا حق تھا انہیں دیا حالانکہ ان ایام میں بھی کعبہ میں زیورات موجود تھے خدا تعالیٰ نے انہیں اس حال میں رہنے دیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بھول کر نہیں چھوڑا اب تم بھی انہیں اسی طرح سے رہنے دو جس طرح سے خدا نے اور اس کے رسولؐ نے انہیں رہنے دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے علی اگر آپ نہ ہوتے تو یقیناً ہم شرمندہ ہوتے (اس حدیث کو امام زمخشری نے ربیع الابرار کے باب ۷۵ میں لکھا ہے۔

(۲۵)

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا دَخَلَ الطَّوَافَ اِسْتَقْبَلَ الْحَجَرَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَمْرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا قَبَّلْتُکَ ثُمَّ قَبَّلَہٗ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ اِنَّہٗ یَضُرُّ وَیَنْفَعُ قَالَ بِمَ عَلِمْتَ ذَالِکَ قَالَ بِکِتَابِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِہِمْ الخ۔

مِمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ مَسَحَ عَلٰی ظَهْرِہٖ فَقَرَّرُوْا اَنَّہٗ الرَّبُّ وَاَنَّهُمُ الْعِبَادُ وَاَخَذَ اللّٰہُ عُهُوْدَهُمْ وَمَوَاثِیْقَهُمْ وَکَتَبَ ذَالِکَ فِیْ رَقٍّ وَکَانَ لِهٰذَا الْحَجَرِ عَیْنَانِ وَلِسَانٌ قَالَ اِفْتَحْ فَفَتَحَ فَاہُ فَاَلْقَمَہٗ ذَالِکَ الرَّقَّ فَقَالَ اِشْهَدْ بِمَنْ وَافَاکَ بِالْمُوَافَاتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یُؤْتٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِالْحَجَرِ الْاَسْوَدِ لِسَانٌ ذَلِقٌ یَشْهَدُ لِمَنْ یَسْتَلِمُہٗ بِالتَّوْحِیْدِ

فَهُوَ يَا عُمَرُ يَضُرُّ وَيَنْفَعُ فَقَالَ بِسْتَلِمُهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَعِيْشَ فِىْ قَوْمٍ لَسْتَ فِيْهِمْ يَا اَبَا الْحَسَنِ (اَخْرَجَهُ الْجَنَدِىُّ فِىْ فَضَائِلِ مَكَّةَ وَاَبُوالْحَسَنِ الْقَطَّانِىُّ فِى الْمُطَوَّلَاتِ وَالْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدْرَكِ وَالْبَيْهَقِىْ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالسَّيُوْطِىُّ فِى الْبُدُوْرِ السَّافِرَةِ فِىْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَةِ)

ترجمہ۔ جناب ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ کہا کہ ہم نے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ حج کیا حضرت عمر نے جب طواف کیا اور حجر اسود کے سامنے آئے تو کہا اے حجر میں تجھے جانتا ہوں تو نہ کوئی نقصان دے سکتا ہے اور نہ کوئی نفع دے سکتا ہے اور اگر جناب رسول خدا ہمیں حکم نہ کرتے تو میں تجھے نہ چومتا پھر آپ نے اسے چوما تو حضرت علی نے حضرت عمر سے کہا:۔

یہ حجر اسود نقصان بھی دے سکتا ہے اور نفع بھی "حضرت عمر نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہے؟ حضرت علی نے کہا قرآن کریم (کتاب خدا) کے ذریعہ میں جانتا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاد کرو جب آپ کے رب نے بنی آدم سے ان کی پشتوں میں

سے عہد و میثاق لیا الخ

یہ اس طرح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو خلق کیا تو ان کی پشت پر اپنی قدرت کا ہاتھ پھیرا پھر تمام ارواح نے یہ اقرار کیا کہ وہ خالق ہمارا رب ہے اور ہم اس کے بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے ایک عہد و میثاق لے کر ایک ورق پر لکھا اور اس پتھر کی دو آنکھیں اور ایک زبان تھی اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا منہ کھول، اس نے منہ کھولا تو اللہ تعالیٰ نے اسے وہ کاغذ کھلا دیا اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا قیامت کے دن تم ہر اس شخص کی گواہی دینا جو شخص اپنا عہد و پیمان پورا کرے اور حضرت علیؓ نے کہا میں نے رسولِ خداؐ سے سنا ہے آپ نے فرمایا روز قیامت حجر اسود آئے گا اور اس کی زبان نہایت فصیح تر ہوگی پھر اس شخص کی گواہی دے گا جس نے توحید کے اقرار کیساتھ اس پتھر کو چوما ہوگا۔

پھر حضرت علیؓ نے عمرؓ سے کہا اے عمرؓ یہ حجر اسود نقصان بھی دے سکتا ہے اور نفع بھی! حضرت عمرؓ نے کہا میں خدا کی پناہ

مانگتا ہوں کہ میں ایسی قوم میں زندہ رہوں کہ جس میں اے ابوالحسن آپ نہ ہوں یعنی جو قوم آپ کی دشمن ہے میں ان کا دشمن ہوں اللہ تعالیٰ ایسی قوم سے مجھے بچائے۔

(اس حدیث کو امام خجندی نے فضائل مکہ اور محدث ابوالحسن قسطانی نے کتاب مطولات میں اور امام حاکم نے مستدرک میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور امام سیوطی نے البدور السافرہ میں لکھا ہے)

(۲۰)

قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ مَحْمُوْدُ بْنُ عُمَرَ الزَّمَخْشَرِی مَرفُوعًا اِلَی الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اُتِیَ بِامْرَأَۃٍ مَجْنُوْنَۃٍ حُبْلٰی قَدْ زَنَتْ فَاَرَادَ اَنْ یَرْجُمَهَا فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمَا سَمِعْتَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ وَمَا قَالَ؟

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰی یَبْرَأَ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰی یُدْرِکَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ فَخَلّٰی عُمَرُ سَبِیْلَهَا۔

ترجمہ۔ امام ابوالقاسم زمخشری اپنی اسناد سے مرفوعاً حضرت حسن بصری سے لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس ایک دیوانہ حاملہ عورت کو لایا گیا کہ اس نے زنا کیا تھا آپ نے اسے رجم کرنے کا ارادہ کیا حضرت علیؑ نے حضرت عمر سے کہا اے امیرالمؤمنین۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جناب رسول خداؐ نے جو کچھ فرمایا ہے حضرت عمر نے کہا کیا فرمایا ہے؟

حضرت علیؑ نے کہا !

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ تین قسم کے آدمیوں سے شرعی تکلیف اٹھا دی گئی ہے (انہیں مکلّف نہیں قرار دیا گیا)

۱۔ دیوانہ جب تک اس سے دیوانگی دور نہ ہو جائے۔

۲۔ بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے۔

۳۔ سویا ہوا شخص جب تک بیدار نہ ہو جائے۔

یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے اسے چھوڑ دیا۔ (کیونکہ وہ دیوانہ تھی)۔

(٢٧)

عَنْ اَبِیْ حَرْنِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ اَرَادَ رَجْمَ الْمَرْاَةِ الَّتِیْ وَلَدَتْ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ فَقَالَ عَلِیٌّ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَحَمْلُہٗ وَفِصَالُہٗ ثَلٰثُوْنَ شَھْرًا وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَفِصَالُہٗ فِیْ عَامَیْنِ فَالْحَمْلُ سِتَّۃُ اَشْھُرٍ وَالْفِصَالُ فِیْ عَامَیْنِ فَتَرَکَ عُمَرُ وَقَالَ لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ۔

( اخرجہ ابن سمان والسلفی ومحب الطبری فی ریاض النظرۃ )

ترجمہ۔ جناب ابوحزن بن ابوالاسود نے کہا کہ حضرتؓ عمر نے اس عورت کے رجم کرنے کا ارادہ کیا کہ جس نے نکاح کے چھ مہینے بعد بچہ جنا پھر حضرت علیؑ نے کہا کہ خداوند متعال فرماتا ہے کہ بچہ کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس ۳۰ مہینوں تک ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ بچے کا دودھ چھڑانا دو برس کے بعد ہے لہٰذا حمل کی مدت چھ مہینے ہوئی اور دودھ چھوڑائی کی دو برس پھر حضرتؓ عمر نے اس کے رجم کرنے کو چھوڑ دیا اور

کہا اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

(اس حدیث کو امام ابن سمان نے اور امام سلفی نے، اور محب طبری نے ریاض النظرہ میں لکھا ہے۔)

(٢٨)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لَمَّا كَانَ وِلَايَةُ عُمَرَ
اُتِيَ بِامْرَاَةٍ حَامِلٍ فَسَاَلَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَاعْتَرَفَتْ بِالْفُجُوْرِ فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ اَنْ تُرْجَمَ
فَلَقِيَهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهٗ اَمَرْتَ بِهَا
اَنْ تُرْجَمَ فَقَالَ نَعَمْ اِعْتَرَفَتْ عِنْدِيْ بِالْفُجُوْرِ
فَقَالَ هٰذَا سُلْطَانُكَ عَلَيْهَا فَمَا سُلْطَانُكَ عَلٰى مَا
فِيْ بَطْنِهَا. ثُمَّ قَالَ لَهٗ عَلِيٌّ فَلَعَلَّكَ اِنْتَهَرْتَهَا
وَاَخَفْتَهَا فَقَالَ قَدْ كَانَ ذَالِكَ قَالَ اَوَمَا سَمِعْتَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَاحَدَّ عَلٰى مُعْتَرِفٍ بَعْدَ بَلَاءٍ اِنَّهٗ
مَنْ قُيِّدَتْ اَوْ تُمُدِّدَتْ فَلَا اِقْرَارَ لَهٗ فَخَلّٰى عُمَرُ
سَبِيْلَهَا ثُمَّ قَالَ عَجَزَتِ النِّسَاءُ اَنْ تَلِدْنَ مِثْلَ عَلِيِّ
بْنِ اَبِي طَالِبٍ (اخرجه الخوارزمی فی المناقب)

ترجمہ. حضرت علیؑ نے فرمایا حضرت عمرؓ کی حکومت میں ایک حاملہ
عورت لائی گئی تو حضرت عمرؓ بن خطاب نے اس سے پوچھا تو

اس نے زنا کا اعتراف کیا حضرتؓ عمر نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا حضرت علی بن ابی طالب اس عورت سے ملے تو حضرتؓ عمر سے پوچھا کیا آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے۔؟

اس نے کہا ہاں کیونکہ اس نے اپنے گناہ کا میرے سامنے اعتراف کیا ہے آپؑ نے کہا اس عورت پر تو تیرا یہ حکم ہے لیکن اس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس پر تیرا حکم کیوں ہے؟ پھر حضرت علیؑ نے حضرتؓ عمر سے پوچھا شاید تو نے اسے ڈرایا دھمکایا ہے حضرتؓ عمر نے کہا ایسا ہی ہے۔ حضرت علیؑ نے کہا تو نے جناب رسولِ خداؐ کا یہ فرمان نہیں سنا آپؐ نے فرمایا جس سے اذیت وتکلیف دیکر اعترافِ جرم کرایا جائے اس کی کوئی سزا نہیں ہے۔ بس پہلے تو نے جسے قید کیا، یا ڈرایا، دھمکایا پھر اس کے اقرار کا کوئی اعتبار نہیں۔ حضرتؓ عمر نے اس عورت کو چھوڑ دیا پھر کہا دنیا کی عورتیں عاجز ہیں کہ علی بن ابی جیسا بیٹا جنیں۔

(اس حدیث کو امام خوارزمی نے کتاب مناقب میں لکھا ہے)

(٢٩)

عَنِ ابْنِ الْمَسْرُوْقِ اَنَّ عُمَرَ اُتِیَ بِامْرَأَةٍ قَدْ نَکَحَتْ فِیْ عِدَّتِہَا فَفَرَّقَ بَیْنَہُمَا وَجَعَلَ مَہْرَہَا فِیْ بَیْتِ الْمَالِ وَقَالَ لَا یَجْتَمِعَانِ اَبَدًا فَبَلَغَ ذَالِکَ عَلِیًّا قَالَ اِنْ کَانَ جَہْلًا فَلَہَا الْمَہْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِہَا وَیُفَرَّقُ بَیْنَہُمَا وَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُہَا فَہُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ فَخَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ رُدُّوْا الْجَہَالَاتِ اِلَی السُّنَّۃِ فَرَجَعَ اِلٰی قَوْلِ عَلِیٍّ (اخرجہ احمد)

ترجمہ۔ جناب ابن مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا کہ اس نے اپنی عدت میں نکاح کیا تھا حضرت عمرؓ نے اس کے اور اس کے شوہر کے درمیان جدائی کا حکم دے دیا اور اس کا مہر لے کر بیت المال میں جمع کر لیا اور کہا یہ مرد اور عورت کبھی جمع نہیں ہو سکتے یعنی باہم کبھی نکاح نہیں کر سکتے۔ حضرت علیؓ تک یہ فتویٰ پہنچا تو آپ نے فرمایا اگر ان کا نکاح

مسئلہ کی جہالت کیوجہ سے ہوا ہے تو نکاح صحیح ہے اور مرد نے
عورت سے جو حلال فائدہ اٹھایا ہے تو اس کا مہر اسے دلانا چاہیئے
اب یہ ایک دوسرے سے جدا رہیں جب اس کی عدت ختم ہو تو پھر یہ
دونوں نکاح کر سکتے ہیں پھر "حضرت عمرؓ نے ان کا نکاح کر دیا اور
یہ حکم کر دیا کہ تمام جاہلانہ فتوؤں کو سنت سے بدل دو پھر آپ
نے حضرت علی کے فرمان پر عمل کیا۔

(اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے لکھا ہے)

(٣٠)

عَنْ جَعْفَرِ الصَّادِقِ قَالَ اُتِیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
بِامْرَأَةٍ قَدْ تَعَلَّقَتْ بِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَتْ
تَهْوِیْهِ وَلَمْ تَقْدِرْ عَلَیْهِ فَاحْتَالَتْ وَذَهَبَتْ وَاَخَذَتِ
الْبَیْضَ وَاَخْرَجَتْ مِنْهَا الصُّفْرَةَ وَصَبَّتِ الْبَیَاضَ
عَلٰی اَثْوَابِهَا وَبَیْنَ فَخِذَیْهَا ثُمَّ حَمَلَتْ اِلٰی
عُمَرَ فَقَالَتْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ
اَخَذَنِیْ فِیْ مَوْضِعِ كَذَا وَفَضَحَنِیْ فَهَمَّ عُمَرُ اَنْ
یُعَاقِبَهٗ وَكَانَ عَلِیٌّ جَالِسًا عِنْدَهٗ فَجَعَلَ الْاَنْصَارِیُّ
یَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّهَا تَكْذِبُ عَلَیَّ وَیَقُوْلُ یَا اَمِیْرَ
الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَجْعَلْ فِیْ اَمْرِ تَبَیَّنَ لَكَ بَرَاءَةُ ذِمَّتِیْ
فَقَالَ عُمَرُ لِعَلِیٍّ مَا تَرٰی فِیْ اَمْرِهَا؛ فَقَالَ عَلِیٌّ
نَظَرْتُ اِلَی الْبَیَاضِ فَاَتَّهِمُهَا اَنْ تَكُوْنَ احْتَالَتْ
بِذٰلِكَ فَقَالَ ایْتُوْنِیْ بِمَاءٍ حَارٍّ قَدْ غَلٰی غَلَیَانًا
شَدِیْدًا. فَصَبُّوْا عَلَی الثِّیَابِ مِنَ الْمَرْاَةِ فَاسْتَوٰی

ذَالِكَ الْبَيَاضُ حَتّٰی صَارَ مِثْلَ بَيَاضِ الْبَيْضِ الْمَشْوِيِّ ثُمَّ شَمَّهُ فَإِذَا هُوَ بَيَاضُ الْبَيْضِ فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ اَلْمَرْأَةَ فَهَدَّدَهَا حَتّٰی اَقَرَّتْ بِذَالِكَ وَدَفَعَ اللّٰهُ الْعُقُوبَةَ عَنِ الْاَنْصَارِيِّ بِبَرَكَةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.
(اَخْرَجَهُ نَجْمُ الدِّيْنِ فَخْرُ الْاِسْلَامِ اَبُوبَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ السِّتْلَانِي فِي مَنَاقِبِ الْاَصْحَابِ)

ترجمہ: جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ "حضرت عمر بن خطاب کے پاس ایک عورت آئی جو ایک انصاری نوجوان پر فریفتہ تھی اور اسے ورغلانے کی کوشش کرتی تھی مگر اس پر قابو نہ پا سکی۔ آخر کار اس نے یہ فریب کیا کہ ایک انڈے کی سفیدی اپنے کپڑوں اور رانوں پہ چھڑک کر حضرت عمر سے داد خواہ ہوئی کہ ایک انصاری نے مجھے فلاں مقام پہ رسوا کیا ہے حضرت عمر اس انصاری کو سزا دینے پر آمادہ ہوتے تو اس انصاری نے اللہ کی قسم کھا کر کہا یہ عورت جھوٹ کہتی ہے آپ جلد بازی نہ کریں آپ کو میری بے گناہی کا یقین ہو جائے گا۔ حضرت علیؑ وہاں تشریف

فرماتھے حضرت عمر نے حضرت علیؑ سے کہا آپ اس عورت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ حضرت علیؑ نے فرمایا میں نے اس عورت کے کپڑے پر سفیدی کو دیکھا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس عورت نے آپ کو دھوکہ دینے کے لئے یہ فریب کیا ہے۔ تم میرے پاس نہایت کھولتا ہوا گرم پانی لے آؤ جب لوگ وہ پانی لائے تو اس عورت کے کپڑے پر ڈلوایا تو کپڑے سے انڈے کی بو آئی آپ نے اس عورت کو ڈرایا دھمکایا تو اس نے اقرار کیا کہ میں نے فریب کیا ہے پھر خدا تعالیٰ نے حضرت علی بن ابی طالب کی برکت سے اسس انصاری کو اس سزا سے بچالیا۔

اس حدیث کو امام ابوبکر نے اپنی کتاب مناقب الاصحاب میں لکھا ہے ۔

(۳۱)

قِيلَ اِنَّ رَجُلَيْنِ اَتَيَا اِمْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ فَاسْتَوْدَعَا مِأَةَ دِيْنَارٍ وَقَالَا لَا تَدْفَعِيْهَا اِلٰى اَحَدٍ مِّنَّا دُوْنَ صَاحِبِهٖ فَلَبِثَا حَوْلًا ثُمَّ جَاءَ اَحَدُهُمَا اِلَيْهَا وَقَالَ اِنَّ صَاحِبِيْ قَدْ مَاتَ فَادْفَعِيْ اِلَيَّ الدِّيْنَارَ فَدَفَعَتْهَا اِلَيْهِ ثُمَّ لَبِثَا حَوْلًا جَاءَ آخَرُ فَقَالَ اِدْفَعِيْ اِلَيَّ الدِّيْنَارَ فَقَالَتْ اِنَّ صَاحِبَكَ جَاءَنِيْ وَزَعَمَ اَنَّكَ قَدْ مِتَّ فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهِ فَاخْتَصَمَا اِلٰى عُمَرَ اَنْ يَقْضِيَ عَلَيْهَا وَرَفَعَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ وَعَرَفَ اَنَّهُمَا قَدْ مَكَرَا بِهَا فَقَالَ اَلَيْسَ قُلْتُمَا لَا تَدْفَعِيْهَا اِلٰى اَحَدٍ مِّنَّا دُوْنَ صَاحِبِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَكَ عِنْدَنَا فَاذْهَبْ فَجِئْ بِصَاحِبِكَ حَتّٰى تَدْفَعَهَا اِلَيْكَ۔

( اخرجہ الخوارزمی )

ترجمہ روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک قریشی عورت کے پاس ایک سو دینار بطور امانت رکھے اور کہا جب تک ہم دونوں نہ آئیں ہم میں سے کسی ایک کو یہ مال نہ دینا ایک سال کے بعد ایک آیا اور کہا میرا ساتھی مر گیا ہے وہ دینار مجھے دو اس عورت

نے وہ دینار اسے دے دیئے پھر سال گذرا تو دوسرا آگیا اور کہا۔ وہ دینار مجھے دو اس نے کہا تیرا ساتھی آیا تھا اس کا خیال تھا کہ تو مر گیا ہے تو میں نے وہ دینار اسے دے دیئے تھے، آخر کار وہ جھگڑتے ہوئے حضرت عمر کے پاس پہنچے کہ وہ ان کا فیصلہ کریں، حضرت عمر نے یہ جھگڑا علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت علی علیہ السلام فوراً سمجھ گئے کہ ان دونوں نے ان سے دھوکہ کیا ہے آپؑ نے اس سے فرمایا۔ کیا تم دونوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ جب تک ہم دونوں نہ آئیں تو تم کسی اکیلے کو مال نہ دینا، تم دونوں آؤ اور اپنا مال ہم سے لے جاؤ،

(اس حدیث کو محدث خوارزمی نے لکھا ہے)

(٣٢)

تَنَازَعَتْ اِمْرَأَتَانِ فِی اَیَّامِ عُمَرَ فِی وَلَدٍ
کُلُّ وَاحِدَۃٍ مِنْہُمَا تَدَّعِی اِبْنَہَا فَاَشْکَلَ عَلیٰ عُمَرَ
فَاَرْسَلَ اِلیٰ عَلِیٍّ فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیَّ بِنَجَّارٍ حَاذِقٍ وَمِنْشَارٍ
یَقْطَعُ الْوَلَدَ بَیْنَکُمَا نِصْفَیْنِ فَصَاحَتْ اُمُّ الصَّبِیِّ
وَقَالَتْ اِدْفَعْ کُلَّ الْوَلَدِ اِلَیْہَا وَقَالَتِ الْاَجْنَبِیَّۃُ
اِقْطَعِ الْوَلَدَ فَاَخَذَ عَلِیٌّ الْوَلَدَ فَاَدْفَعَ اِلَی الْاُمِّ الَّتِیْ
صَاحَتْ وَقَالَ لِلْاَجْنَبِیَّۃِ عَلِمْتُ اَنَّہَا اُمُّ الصَّبِیِّ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ وَلَدَتَا فِیْ لَیْلَۃٍ وَاحِدَۃٍ فَجَاءَتْ اِبْنُ وَاحِدَۃٍ
مِنْہُمَا فَکُلُّ وَاحِدَۃٍ تَدَّعِیْ اِلَی الْحَیِّ لَہَا۔

(نَقَلَہٗ اَبُوْبَکْرٍ نَجْمُ الدِّیْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ السَّیْلَانِیْ فِی الْمُرْشِدِیْ
فِیْ مَنَاقِبِ الْاَصْحَابِ

ترجمہ،، حضرت عمر کے زمانہ میں ایک لڑکے کے بارہ میں دو عورتوں
نے جھگڑا کیا ہر ایک ان میں سے اسے اپنا لڑکا بتاتی تھی حضرت
عمر پہ ان کے فیصلے میں مشکل پیش آئی تو آپ نے ان کے فیصلے کے

لئے انہیں حضرت علی مشکل کشا کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا میرے پاس ایک کاریگر بڑھئی کو لاؤ جو اس لڑکے کو دو حصے برابر کاٹ دے پھر آدھا ٹکڑا ان دونوں کو دے دیا جائے اس وقت لڑکے کی اصلی ماں چلائی۔ کہ آپ سالم یہ لڑکا اس عورت کو دے دیں (یعنی یہ لڑکا بچ جائے) دوسری اجنبیہ عورت نے کہا ضرور اس لڑکے کو کاٹ دو اس وقت حضرت علیؑ نے وہ لڑکا اس کی حقیقی ماں کو دے دیا ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک ہی رات میں دو عورتوں کے بچے پیدا ہوئے ایک کا لڑکا مر گیا تو جو زندہ لڑکا تھا اسمیں دونوں عورتوں نے تنازع کیا الخ۔

(اس حدیث کو محدث ابوبکر ستیلانی مرندی نے مناقب الاصحاب میں لکھا ہے)

(٢٣)

قَالَ اِبْنُ طَلْحَۃَ الشَّافِعِیُّ فِی مَطَالِبِ السَّؤُلِ كَانَ حَدُّ شَارِبِ الْخَمْرِ اَرْبَعِیْنَ سَوْطًا اَقَامَہٗ اَبُوْبَكْرٍ كَذَالِكَ فِی وِلَایَتِہٖ ثُمَّ اَقَامَہٗ عُمَرُ صَدْرًا فِی وِلَایَتِہٖ فَلَمَّا اِنْهَمَكَ النَّاسُ فِی شُرْبِهَا وَاسْتَحْقَرُوْا ضَرْبَ الْاَرْبَعِیْنَ شَاوَرَ عُمَرُ اَصْحَابَہٗ فِی ذَالِكَ فَقَالَ عَلِیٌّ نَرٰی اَنْ يُّجْلَدُوْهُ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذَا وَاِذَا هَذَا اِفْتَرٰی وَعَلَی الْمُفْتَرِیْ ثَمَانُوْنَ سَوْطًا فَلَعَوْا بِہٖ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ فَاَخَذَ عُمَرُ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

ترجمہ۔ جناب ابن طلحہ شافعی نے مطالب السؤل میں لکھا ہے کہ شراب پینے والے کی سزا چالیس کوڑے تھی حضرت ابوبکر نے اپنی حکومت کے زمانہ میں اسی سزا کو قائم رکھا پھر حضرت عمر نے اپنی حکومت کی ابتداء میں اسی کو قائم رکھا جب لوگ شراب پینے میں زیادہ منہمک ہو گئے تو چالیس کوڑوں کی سزا کو معمولی

سمجھا تو حضرت عمر نے اپنے اصحاب سے اس بارہ میں مشورہ کیا حضرت علی نے فرمایا ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص شراب سے مست ہوتا ہے تو وہ ہذیان بکتا ہے اور وہ ہذیان بکتا ہے تو افترا کرتا ہے اور مفتری کی سزا اسی کوڑے ہے اسے مفتری کی سزا اسی کوڑے دینا لازم ہے پھر حضرت عمر نے حضرت علی بن ابی طالب کے فرمان پر عمل کیا۔

(۳۴)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ قَدِ الْتَوَتْ تَرْقُوتَاهُ مِنَ الْكِبَرِ فَقُلْتُ يَا شَيْخُ مَنْ أَدْرَكْتَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ عُمَرُ قُلْتُ فَمَا غَزَوْتَ قَالَ يَرْمُوكَ قُلْتُ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ فِتْيَةٍ حُجَّاجًا فَأَصَبْنَا بَيْضَ نَعَامٍ وَقَدْ أَحْرَمْنَا فَلَمَّا قَضَيْنَا نُسُكَنَا ذَكَرْنَا ذَالِكَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ فَأَدْبَرَ وَقَالَ اتَّبِعُونِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى حُجَرِ رَسُولِ اللّٰهِ فَضَرَبَ حُجْرَةً فَأَجَابَتْ مِنْهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ أَثَمَّ أَبُو الْحَسَنِ قَالَتْ لَا فَمَرَّ إِلَى الْقِثَاءِ

فَأَدْبَرَ وَقَالَ اتَّبِعُونِي حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَهُوَ يُسَوِّي التُّرَابَ بِيَدِهٖ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَصَابُوا

بَيضِ نِعَامٍ وَهُمْ مُحْرِمُونَ قَالَ اِلَّا اَرْسَلْتَ اِلَىَّ
قَالَ عُمَرُ اَنَا اَحَقُّ بِاِتْيَانِكَ قَالَ عَلِيٌّ يَضْرِبُونَ الْفَحْلَ
قَلَائِصَ اَبْكَارًا بِعَدَدِ الْبَيْضِ فَمَا نَتَجَ مِنْهَا اَهْدَوْهُ
قَالَ عُمَرُ فَاِنَّ الْاِبِلَ تَخْدُجُ قَالَ وَالْبَيْضُ يَمْرُضُ
فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تُنْزِلْ بِيْ شَدِيْدَةً اِلَّا
وَاَبُوالْحَسَنِ جَنْبِيْ،

(اخرجہ ابن البخری نقلہ محب الطبری فی ریاض
النظرۃ)

ترجمہ، جناب محمد بن زبیر سے روایت ہے کہا میں مسجد شام
میں گیا اور ایسے بوڑھے سے ملاقات ہوئی جس کی گردن کی
نسلی بوڑھاپے کے باعث ابھری ہوئی تھی میں نے کہا اے
بزرگ آپ نے کسی صحابی سے ملاقات کی ہے؟ اس نے
کہا حضرت عمرؓ. میں نے کہا آپ کسی جنگ (غزوہ) میں
گئے ہیں اس نے کہا جنگ یرموک میں. پھر میں نے کہا جو
حدیث آپ نے سنی ہو وہ مجھے سنائیں اس نے کہا چند

نوجوانوں کیساتھ حج کے لئے گیا تو ہم نے احرام باندھا ہوا تھا اور شتر مرغ کے انڈے کھالئے تھے. جب ہم اعمال حج ادا کر چکے تو حضرت عمر سے اس کا مسئلہ پوچھا حضرت عمر ہمیں لے کر جناب رسول خدا کے گھروں کی طرف لے آئے پھر ایک گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک خاتون نے جواب دیا حضرت عمر نے پوچھا حضرت ابوالحسن علی علیہ السلام گھر میں تشریف فرما ہیں؟ اس خاتون نے جواب دیا نہیں ہیں حضرت عمر لکڑیوں کے کھیت کی طرف ہمیں ساتھ لے کر آئے یہاں تک کہ حضرت علی کے پاس پہنچے آپ اپنے ہاتوں سے مٹی کو برابر کر رہے تھے تو حضرت عمر کو خوش آمدید کہا حضرت عمر نے کہا ان لوگوں نے بحالت احرام شتر مرغ کے انڈے کھائے ہیں. حضرت علی نے فرمایا آپ مجھے بلا لیتے. حضرت عمر نے کہا ہم ہی آپ کی خدمت میں آنے کے حقدار ہیں . حضرت علی نے فرمایا انہیں چاہیئے کہ انڈوں کی تعداد کے برابر دو نوجوان اونٹیاں جو نر اونٹوں سے ہم جوڑ نہ ہوئی ہوں. انہیں نر اونٹوں سے ملائیں

جب ان سے بچے پیدا ہوں تو انہیں قربانی کریں۔ حضرت عمر نے کہا کبھی اونٹ کا نطفہ خراب ہو جاتا ہے پھر کس طرح تعداد ٹھیک ہو گی۔

حضرت علیؑ نے فرمایا کبھی انڈا بھی تو گندا ہو جاتا ہے پھر جب حضرت عمر وہاں سے واپس لوٹے تو یہ دعا مانگی۔

اے پروردگار! مجھ پر ایسی سخت مشکل نازل نہ فرما مگر جب تک ابوالحسن میرے پاس موجود نہ ہوں۔

(اس حدیث کو امام ابن البختری نے لکھا ہے اور محدث محب طبری نے ریاض النظرہ میں لکھا ہے)

۳۵

عَن جعفر الصَّادِقؑ لَمَّا وَلِّی عُمَرُ وَاستَوثَقت لَہٗ الاُمُورُ اُتِی بِمَولُودٍ لَّہٗ رَاْسَانِ وَبَطنَانِ وَاَربَعَۃ اَیدِی وَرِجلَانِ وَقُبُلٌ وَدُبُرٌ وَاحِدٌ فَنَظَرَ اِلیٰ شَیٍٔ لَم یَرَ مِثلَہٗ قَطُّ نَظَرَ اِلیٰ اِنسَانٍ اَعلَاہُ اِثنَانِ وَاَسفَلُہٗ وَاحِدٌ فَلَم یَدرِ لَہٗ عُمَرُ کَیفَ الحُکمُ فِیہِ فَاَرسَلَ اِلیٰ عَلِیٍّ فَجَاءَ فَنَظَرَ اِلَیہِ فَقَالَ اُنظُرُوا اِذَا رَقَدَ ثُمَّ یُصَاحُ فَاِن انتَبَہُ الرَّاْسَانِ جَمعًا فَھُوَ وَاحِدٌ وَاِن انتَبَہَ الوَاحِدُ وَبَقِیَ الاٰخَرُ فَاِثنَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَا اَبقَانِی اللّٰہُ بَعدَکَ یَا اَبَا الحَسَنِ ۔

( نَقَلَہٗ نجمُ الدِّین فخرُ الاِسلامِ اَبُوبَکرٍ مُحَمَّدُ حسین البَسلَانِی فِی المَرَندِی فِی مَنَاقِبِ الاَصحَابِ )

ترجمہ ۔ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ جب حاکم بنے اور ان کی حکومت کا کام چل پڑا تو ایک بچہ لایا گیا جس کے دو سر تھے اور دو پیٹ اور چار ہاتھ اور دو پیر تھے حضرت

عمر نے ایک انسان دیکھا کہ ویسا انسان کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔
سر سے ناف تک تو دو انسان تھے اور ناف سے نیچے پیروں تک ایک انسان تھا۔
"حضرت" عمر اسے ورثہ دینے میں حیران ہو گئے کہ اسے ایک سہم ورثہ دیا جائے یا دو سہم ورثہ دیئے جائے
پھر اسے حضرت علیؑ کی خلافت میں فیصلہ کے لئے بھیج دیا۔
حضرت علی نے اسے دیکھتے ہی فرمایا جب یہ سو جائے تو اسے
جلایا جائے اگر اس کے دونوں سر ایک دفعہ ہلیں تو تم سمجھ
لو کہ یہ ایک انسان ہے (ورثہ ایک سہم لے گا) اور اگر وہ صرف
جنبش کرے اور دوسرا حرکت نہ کرے تو تم سمجھ لو کہ یہ دو انسان
ہیں (پھر ورثہ دو سہم لیں گے)
حضرت عمر نے کہا اے ابوالحسن خداوند عالم آپ کے بعد
مجھے زندہ نہ رکھے۔

(اس حدیث کو محدث ابوبکر ستیلانی مرندی نے کتاب
مناقب الاصحاب میں لکھا ہے)

٣٦

عَن ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ لِعَلِيٍّ يَا اَبَا الحَسَنِ رُبَّمَا شَهِدتَ وَغِبنَا وَرُبَّمَا شَهِدنَا وَغِبتَ ثَلَاثٌ اَسْئَلُكَ عَنهُنَّ هَل عِندَكَ مِنهُنَّ عِلمٌ قَالَ عَلِيٌّ وَمَا هُنَّ قَالَ عُمَرُ يُحِبُّ الرَّجُلُ وَلَم يَرَ مِنهُ خَيرًا وَيُبغِضُ الرَّجُلُ وَلَم يَرَ مِنهُ شَرًّا قَالَ عَلِيٌّ نَعَم قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلاَروَاحُ فِي الهَوىٰ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ تَلتَقِي فَتَشَامُ فَمَا تَعَارَفَ مِنهَا ائتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنهَا اختَلَفَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ الحَدِيثَ نَسِيَنَا اِذ ذَكَرَهُ قَالَ عَلِيٌّ نَعَم سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَ القُلُوبِ قَلبٌ اِلَّا وَلَهُ سَحَابَةٌ كَسَحَابَةِ القَمَرِ بَينَ القَمَرِ يُضِيءُ اِذَا غَلَبَه سَحَابَةٌ فَاَظلَمَ اِذَا تَجَلَّتْ قَالَ عُمَرُ اِثنَانِ وَالرَّجُلُ يَرىٰ الرُّؤيَا مِنهَا مَا يَصدُقُ وَمِنهَا مَا يَكذِبُ قَالَ عَلِيٌّ نَعَم سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا مِن عَبدٍ وَلَا اَمَةٍ يَنَامُ فَيَستَيقِظُ

نوماً الاّ یعرج بروحہا الی العرش فتلک الرؤیا التی تصدق فالتی لا یستقط دون العرش فہی الرؤیا التی تکذب فقال عمر ثلاث کنت فی طلبہن فالحمد للہ الذی اصبتہن قبل الموت۔

(اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار)

ترجمہ "جناب ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضرت علیؑ سے کہا اے ابوالحسن بسا اوقات جناب رسول خداؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور ہم حاضر نہیں ہوتے تھے اور بسا اوقات ہم حاضر ہوتے تھے اور آپ موجود نہیں ہوتے تھے۔ تین باتیں آپ سے پوچھتا ہوں اگر آپ کو علم ہو تو آپ میری رہبری کریں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا وہ کیا ہیں؟

حضرت عمر نے عرض کی کہ ایک شخص دوسرے شخص سے دوستی کرتا ہے لیکن اس سے کوئی نیکی نہیں دیکھی ہوتی اور ایک شخص دوسرے شخص سے دشمنی رکھتا ہے حالانکہ اس سے کوئی برائی نہیں دیکھی

ہوتی ؟ حضرت علی نے فرمایا ہاں درست ہے میں نے جناب رسولِ خداؐ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ روحیں گروہ کی گروہ ہو کر باہم ملتی ہیں اور ایک دوسرے سے خوشبو سونگھتی ہیں پس ان میں سے جنھیں پہچانتی ہیں ان سے دوستی و محبت کرتی ہیں اور جن سے نفرت کرتی ہیں ان سے دشمنی و بغض کرتی ہیں حضرت عمر نے کہا یہ ایک بات تھی معلوم ہوگئی۔ پھر کہا ایک آدمی ایک بات کرتا ہے پھر اسے بھول جاتا ہے۔ پھر یاد کر لیتا ہے حضرت علیؑ نے فرمایا ہاں درست ہے۔ میں نے جناب رسول خداؐ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کوئی دل ایسا ہی نہیں کہ جس پر مثل قمر کے بادل نہ ہو جب تک اس پر بادل کا پردہ نہیں آجاتا تو وہ روشن رہتا ہے اور جب اس پر بادل رہتا ہے تو وہ تاریک رہتا ہے حضرت عمر نے کہا یہ دو باتیں تھیں جو معلوم ہوئیں پھر کہا ایک شخص خواب دیکھتا ہے کبھی سچا ہوتا ہے اور کبھی جھوٹا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا ہاں صحیح ہے میں نے جناب رسولِ خداؐ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کوئی مرد ہو یا عورت جب وہ سوئے تو اس کی روح عرش کی طرف

پرواز کر جاتی ہے پس جو روح عرش کے قریب جاکر بیدار ہوتی ہے تو اس کا خواب سچا ہوتا ہے اور جو روح عرش کے قریب بیدار نہیں ہوتی تو اس کا خواب جھوٹا ہوتا ہے حضرت عمر نے کہا یہ تین تھیں جن کی مجھے طلب تھی خدا کا شکر ہے کہ جس نے مجھے مرنے سے پہلے مجھ تک پہنچا دی ہیں۔

( اس حدیث کو طبرانی نے اوسط اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور دیلمی نے فردوس الاخبار میں لکھا ہے )

(۲۷)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَنَّ حَبَّانَ ابْنَ مُنْقِذٍ كَانَ تَحْتَهُ اِمْرَأَتَانِ هَاشِمِيَّةٌ وَالْاَنْصَارِيَّةُ فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِيَّةَ ثُمَّ مَاتَ رَأْسَ الْحَوْلِ فَقَالَتْ لَمْ تَنْقَضِ عِدَّتِي فَارْتَفَعُوْا اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ فَارْتَفَعُوْا اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ عَلِيٌّ اَتَحْلِفِيْنَ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ اَنَّكِ لَمْ تَحِضْ ثَلَاثَ حَيْضَاتٍ وَلَكِ الْمِيْرَاثُ فَحَلَفَتْ فَاُشْرِكَتْ فِي الْمِيْرَاثِ.

(اَخْرَجَهُ ابْنُ الْحَرْبِ السَّطَائِيُّ)

ترجمہ۔ جناب محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے کہا کہ حبان بن منقذ کی دو بیویاں تھیں ایک ہاشمیہ دوسری انصاریہ اس نے انصاریہ کو طلاق دے دی پھر وہ خود ایک سال میں مرگیا اور انصاریہ نے کہا۔ میری عدت ابھی تک پوری نہیں ہوئی پھر یہ مسئلہ حضرت عثمان کے پاس لے گئے۔ حضرت عثمان نے کہا مجھے اس مسئلہ کا کوئی علم نہیں پھر وہ لوگ اس مسئلہ کو حضرت علیؑ کی

خدمت میں لے گئے تو حضرت علی نے اس عورت سے کہا جناب رسولِ خداؐ کے منبر کے پاس قسم کھا کر کہتی ہے کہ تجھے تین حیض نہیں آئے پھر تو میراث کی حقدار ہے تو اس نے قسم کھائی پھر میراث میں وہ شریک ہو گئی۔

(اس حدیث کو امام ابن حرب السطائی نے لکھا ہے)

(۳۸)

قَالَ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِیْ سُنَنِہٖ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ عَدُوَّنَا یَسْأَلُنَا عَمَّا نَزَلَ بِہٖ مِنْ اَمْرِ دِیْنِہٖ۔ اِنَّ مُعَاوِیَۃَ کَتَبَ اِلَیَّ یَسْأَلُنِیْ عَنْ خُنْثٰی الْمُشْکِلِ فَکَتَبَ اِلَیْہِ اَنْ یُّوَرِّثَہٗ مِنْ قِبَلِ مَبَالِہٖ

(نَقَلَہُ السَّیُوْطِیُّ فِیْ تَارِیْخِ الْخُلَفَاءِ)

ترجمہ، جناب سعید بن منصور نے اپنی کتاب سنن میں اپنے اسناد سے کہا ہے کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ کا شکر ہے کہ جس نے ہمارے دشمن کو عاجز کیا ہے کہ جب اس پر کوئی دینی امر مشکل آپڑے تو وہ ہم سے پوچھتا ہے معاویہ نے مجھے لکھ کر خنثیٰ مشکل کی میراث کا مسئلہ پوچھا۔ میں نے اسے جواب میں لکھا ہے۔ اس کے بول کے مقام کے اعتبار سے میراث ملے گی یعنی اگر وہ مرد کی طرح پیشاب کرتا ہے تو اسے مرد کی میراث اور اگر عورت کی طرح پیشاب کرتا ہے تو عورت جیسی میراث لے گا۔

(۳۹)

كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنِّیْ اَخَذْتُ رَجُلًا یُوْطَاءُ کَمَا یُوْطَاءُ الْمَرْأَةُ فَاسْتَشَارَ اَبُوْبَکْرٍ اَصْحَابَہٗ فَقَالَ بَعْضُھُمْ یُقْتَلُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ یُرْجَمُ فَقَالَ لِعَلِیٍّ اِنَّ الْعَرَبَ یَاْنَفُ مِنَ الْمُثْلَۃِ فَمَا تَرٰی فِیْہِ؟ فَقَالَ اَرٰی اَنْ تُحْرِقَہٗ فَاَحْرَقُوْہٗ.
(نَقَلَہٗ نَجْمُ الدِّیْنِ فَخْرُ الْاِسْلَامِ اَبُوْبَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ السِّیْلَانِیْ الْمَرْنَدِیْ فِیْ مَنَاقِبِ الْاَصْحَابِ)

ترجمہ "منقول ہے خالد بن ولید نے ابوبکر بن ابی قحافہ کو لکھا کر میں نے ایسے مرد کو گرفتار کیا ہے جو عورت کی طرح وطی کراتا ہے. حضرت ابوبکر نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا بعض نے کہا قتل کیا جائے. اور بعض نے کہا سنگسار کیا جائے پھر حضرت علیؑ نے کہا مثلہ سے تو عرب بہت نالاں ہوتے ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں تم اسے جلا دو پھر انہوں نے اسے جلا دیا۔

(۴۰)

عَنْ اَبِی الْقَاسِمِ مَحْمُوْدُ الزَّمَخْشَرِیِّ عَنْ رِجَالِہٖ قَالَ جَاءَ رَجُلَانِ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا تَرٰی فِیْ طَلَاقِ الْاَمَۃِ فَقَامَ اِلٰی حَلْقَۃٍ فِیْھَا اَصْلَعُ وَقَالَ مَا تَرٰی فِیْ طَلَاقِ الْاَمَۃِ ؟

فَقَالَ لَہٗ اَحَدُھُمَا جِئْنَا وَاَنْتَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فَسَلْنَا عَنْ طَلَاقِ الْاَمَۃِ فَجِئْتَ اِلٰی رَجُلٍ اَصْلَعَ

فَقَالَ عُمَرُ وَیْلَکَ اَتَدْرِیْ مَنْ ھٰذَا ؟ ھٰذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَشْھَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ سَمِعْتُہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وُضِعَ فِیْ کَفَّۃٍ وَوُضِعَ اِیْمَانُ عَلِیٍّ فِیْ کَفَّۃٍ لَرَجَحَ اِیْمَانُ عَلِیٍّ ۔

(اَخْرَجَہٗ ابْنُ سَمَانَ وَالْحَافِظُ السَّلَفِیُّ وَالْفَضَائِلِیُّ وَالدَّیْلَمِیُّ وَالْخَوَارَزْمِیُّ)

ترجمہ، علامہ ابوالقاسم محمود الزمخشری نے اپنے راویوں سے روایت

کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب سے کنیز کی طلاق کا مسئلہ پوچھا حضرت
عمر اس مجمع کی طرف آئے جس میں حضرت علی علیہ السلام تشریف فرما تھے
اور آپ سے پوچھا کہ آپ کنیز کی طلاق کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟
ان دو شخصوں میں سے ایک شخص نے کہا آپ امیر المومنین ہیں ہم
آپ سے کنیز کی طلاق کا مسئلہ پوچھنے آئے ہیں اور آپ اس شخص سے
مسئلہ پوچھنے آئے ہیں؟ حضرت عمر نے کہا اف ہے کیا تو ان کو
نہیں جانتا، یہ تو علی بن ابی طالب ہیں جناب رسول خداؐ سے میں
نے سنا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر سات آسمانوں اور سات زمینوں
کا ایمان ایک پلہ میں رکھ دیا جائے اور علیؑ کا ایمان ایک پلہ میں رکھا
جائے تو علی کا ایمان ہی بھاری رہے گا۔

(اس حدیث کو امام ابن سمان اور حافظ سلفی اور امام فضائلی
امام دیلمی اور امام خوارزمی نے لکھا ہے)

(۴۱)

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ خَیَّمَ خَیْمَۃً وَھُوَ مُتَّکِیٌٔ عَلٰی قَوْسٍ عَرَبِیَّۃٍ وَ فِی الْخَیْمَۃِ عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَلَمَ اَھْلَ ھٰذِہِ الْخَیْمَۃِ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَھُمْ وَوَلِیٌّ لِمَنْ وَالَاھُمْ لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا سَعِیْدُ الْجَسَدِ وَطَیِّبُ الْوِلَادَۃِ وَلَا یُبْغِضُھُمْ اِلَّا شَقِیُّ الْجَسَدِ رَدِیُّ الْوِلَادَۃِ۔

(ریاض النظرۃ)

ترجمہ علامہ عبدالرحمن امرتسری امام محب طبری نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق نے کہا کہ جناب رسول خداؐ کو ایک خیمہ لگاتے ہوئے میں نے دیکھا آپ عربی کمان کے سہارے بیٹھے ہوئے تھے اور اس خیمہ میں جناب علیؑ اور فاطمہ اور حسن وحسین علیہم السلام تشریف فرما تھے۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد کیا اے گروہ مسلمین میں اس شخص سے

صلح کرنے والا ہوں جو اس خیمہ والوں سے صلح کرنے والا ہے اور جو شخص ان سے جنگ کرنے والا ہے۔ تو میں اس سے جنگ کرنے والا ہوں۔ اور میں اس شخص کو دوست رکھتا ہوں جو انہیں دوست رکھتا ہے۔ انہیں دوست نہیں رکھے گا مگر جو نیک بخت اور پاک پیدائش والا ہو گا اور انہیں دشمن نہیں رکھے گا مگر جو بدبخت ناپاک پیدائش والا ہو گا۔

(۴۲)

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّ النَّبِیَّ

قَالَ مَنْ حَفِظَنِیْ فِیْ اَهْلِ

بَیْتِیْ فَقَدِ اتَّخَذَتْ عِنْدَاللّٰهِ عَهْدًا

لَهٗ۔

ترجمہ۔ حضرت ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا جو شخص میرے اہلبیت میں میرا لحاظ رکھے گا تو میں نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے نجات کا وعدہ لے رکھا ہے۔

(اس حدیث کو ابوسعید اور امام ملا نے اپنی کتاب سیرت میں لکھا ہے)

(٤٣)

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِسْتَوْصُوْا بِاَھْلِ بَیْتِیْ فَاِنِّیْ اُخَاصِمُکُمْ عَنْھُمْ غَدًا وَمَنْ اَکُنْ خَصْمَہٗ خَصَمَہُ اللّٰہُ وَمَنْ خَصَمَہُ اللّٰہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ ط

ترجمہ۔ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے تم نیکی کرو ورنہ میں قیامت کے دن ان کے بارے میں تم سے جھگڑا کروں گا۔ اور جس سے میں جھگڑوں گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا دشمن ہو جائے گا اور جس کا دشمن خدا ہو جائے پس وہ اسے جہنم میں ڈال دے گا۔

(۴۴)

عَنْ حَبْشِی بْنِ جُنَادَةِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ
اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِدَّةٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ
فَلْيَقُمْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
وَعَدَنِیْ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ تَمْرَةٍ قَالَ فَقَالَ
اَرْسِلُوْهُ اِلٰی عَلِیٍّ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْحَسَنِ اِنَّ
هٰذَا يَزْعُمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَدَهٗ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ
مِنْ تَمْرَةٍ فَاحْثُهَا لَهٗ قَالَ فَحَثَهَا لَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ
عُدُّوْهَا فَوَجَدُوْا فِیْ كُلِّ حَثْيَةٍ سِتِّيْنَ تَمْرَةً
لَا تَزِيْدُ وَاحِدَةٌ عَلَی الْاُخْرٰی فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ لِیْ لَيْلَةَ الْهِجْرَةِ وَنَحْنُ خَارِجُوْنَ
مِنَ الْغَارِ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ يَا اَبَا بَكْرٍ كَفِّیْ وَكَفُّ
عَلِیٍّ فِی الْعَدَدِ سَوَاءٌ -

(اَخْرَجَهٗ اِبْنُ سَمَانٍ نَقَلْتُ مِنْ رِيَاضِ النَّظْرَةِ)

ترجمہ، حضرت حبشی بن جنادہ نے کہا میں حضرت ابوبکر کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ نے کہا جناب رسول خدا نے جس شخص سے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ اٹھ کر کہے ایک شخص نے اٹھ کر کہا اے خلیفہ رسولؐ آنحضرتؐ نے مجھے تین مٹھی بھر کھجوریں دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر نے کہا اس کو حضرت علیؑ کے پاس لے جاؤ۔ وہ لوگ اسے حضرت علیؑ کے پاس لے گئے اور کہا اے ابوالحسن اس شخص کا خیال ہے کہ جناب رسول خداؐ نے اسے تین مٹھی بھر کھجوریں دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو آپ اسے وہ کھجوریں دیں۔ حضرت علیؑ نے اسے تین مٹھی بھر کھجوریں دے دیں حضرت ابوبکر نے کہا انہیں شمار کرو جب شمار کیا ہر مٹھی میں ساٹھ ساٹھ دانہ کھجور کا تھا کوئی ایک مٹھی دوسری مٹھی سے زیادہ نہ تھی۔ پھر حضرت ابوبکر نے کہا جناب رسول خداؐ نے سچ کہا تھا ہجرت کی رات جب ہم غار سے نکل کر مدینہ آنے تھے تو آپ نے مجھ سے کہا اے ابوبکر شمار میں میری اور علیؑ کی مٹھی برابر ہے

(اس حدیث کو امام ابن سمان نے لکھا ہے میں نے ریاض النظرہ سے لکھا ہے)

(۴۵)

عَنْ مُغَفَّلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَابَكْرٍ يَقُوْلُ عَلِيُّ ابْنُ اَبِىْ طَالِبٍ

عِتْرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ حَثَّ

بِالتَّمَسُّكِ بِهِمْ۔ (اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

ترجمہ، جناب مغفل بن یسار نے کہا میں نے حضرت ابوبکرؓ سے سنا ہے کہ علی ابن ابی طالبؑ جناب رسول خداؐ کی وہ عترت ہیں جس کی اتباع کا آن حضرتؐ نے لوگوں کو حکم دیا ہے۔

(اس حدیث کو امام دار قطنی نے لکھا ہے)

(٢٦)

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ نَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وَسَلَّمَ عَلِیًا عَلَمًا فَقَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ

وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ اَللّٰھُمَّ

شَھِیْدِیْ عَلَیْھِمْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَانَ فِیْ جَنْبِیْ

شَابٌّ حَسَنُ الْوَجْہِ طَیِّبُ الرِّیْحِ قَالَ لِیْ یَاعُمَرُ لَقَدْ عَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَقْدًا لَا یَحُلُّہٗ اِلَّا مُنَافِقٌ فَاَخَذَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَقَالَ یَاعُمَرُ اِنَّہٗ

لَیْسَ مِنْ وُلْدِ اٰدَمَ لٰکِنَّہٗ جِبْرَائِیْلُ اَرَادَ اَنْ یُؤَکِّدَ

عَلَیْکُمْ مَا قُلْتُہٗ فِیْ عَلِیٍّ

(نَقَلَہُ السَّیِّدُ الْھَمَدَانِیْ فِیْ مَوَدَّۃِ الْقُرْبٰی)

ترجمہ۔ حضرت عمر بن خطاب نے کہا جناب رسول خداؐ نے علیؑ کو اپنا خلیفہ منصوب کر کے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اے اللہ جو اس کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن رکھے تو بھی اُسے دشمن رکھ اور جو اس کا ساتھ چھوڑ دے تو بھی اس کا ساتھ چھوڑ دے اور جو اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر پھر کہا اے اللہ تو ان (صحابہ) پر میرا گواہ ہے حضرت عمر نے کہا اس وقت میرے پہلو میں ایک خوبصورت نوجوان کھڑا تھا اس نے مجھ سے کہا اے عمر جناب رسولِ خداؐ نے بھی گرہ لگائی ہے کہ جسے جو شخص توڑے گا وہ منافق ہے پس اب تو اُسے توڑنے سے ڈرتا رہ، حضرت عمر نے کہا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ جب آپ نے علیؑ کے حق میں جو کچھ ارشاد فرمایا تو اس وقت میرے

پہلو میں ایک خوبصورت نوجوان کھڑا تھا اس نے مجھے
ایسے الفاظ کہے، آنحضرتؐ نے فرمایا: اے عمرو وہ شخص
اولاد آدم میں سے نہیں تھا وہ جبرائیل تھے اور میں نے
علیؑ کے حق میں جو کچھ کہا ہے وہ اس کی تم سے خاص
تاکید کرنے آئے تھے۔

(اس حدیث کو محدث سید علی بن شہاب الدین ہمدانی
نے مودۃ القربی میں لکھا ہے)

(٣٧)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْمُبَاهَلَة
آخَى النَّبِيُّ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَعَلِيٌّ
وَاقِفٌ يَرَاهُ وَيَعْرِفُ مَكَانَهُ وَلَمْ يُوَاخِ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ اَحَدٍ فَانْصَرَفَ عَلِيٌّ بَاكِيَ الْعَيْنِ
فَافْتَقَدَهُ النَّبِيُّ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَبُو الْحَسَنِ قَالُوا
اِنْصَرَفَ بَاكِيَ الْعَيْنِ، قَالَ يَا بِلَالُ اِذْهَبْ فَأْتِنِي
بِهٖ فَمَضَى بِلَالٌ اِلَى عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ قَدْ دَخَلَ مَنْزِلَهُ
بَاكِيَ الْعَيْنِ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَا يُبْكِيْكَ، لَا اَبْكَى
اللهُ عَيْنَيْكَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ اٰخَى النَّبِيُّ بَيْنَ اَصْحَابِهِ
الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَاَنَا وَاقِفٌ يَرَانِيْ وَيَعْرِفُ
مَكَانِيْ وَلَمْ يُوَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ قَالَتْ لَا يُحْزِنْكَ
اللهُ لَعَلَّهُ اِنَّمَا اَخَّرَكَ لِنَفْسِهٖ فَقَالَ بِلَالٌ يَا عَلِيُّ
اَجِبِ النَّبِيَّ فَاَتَى عَلِيٌّ النَّبِيَّ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا
اَبَا الْحَسَنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اٰخَيْتَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ

وَالانصارِ انا واقفُ ترانِی وتعرِفُ مکَانی ولم تُواخِ بینی وبین احدٍ قال النبیؐ انّما اخّرتکَ لنفسی الا یسُرّکَ ان تکون اخا نبیّکَ قالَ بلی یا رسول اللّٰہِ فاخذ بیدہٖ فارقاہُ المنبر فقال " اللّٰھمّ انّ ھذا منّی وانا منہُ الا انّہٗ منّی بمنزلۃ ھارُونَ من مُوسیٰ الا انّ من کنتُ مولاہُ فعلیٌّ مولاہُ قَالَ فانصرف علیٌّ قریر العین فاتبعہٗ عمرُ ابنُ الخطاب فقال یا ابا الحسن اصبحتَ مولایَ و مولا کلِّ مؤمنٍ.

(اخرجہ ابوالحسن فقیہ ابن المغازلی)

ترجمہ: حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ مباہلہ کے لیے حضرت رسول خداؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت اور بھائی چارہ قائم کیا اور حضرت علی وہاں موجود تھے اور آنحضرتؐ آپ کو دیکھ رہے تھے اور جہاں کھڑے تھے وہ جگہ بھی دیکھ رہے تھے اور آپ کو کسی ایک کا بھی بھائی نہ بنایا، تو حضرت

علیؑ روتے ہوئے چلے گئے جب آنحضرتؐ نے آپؑ کو نہ دیکھا تو

فرمایا ابوالحسن

آنحضرتؐ نے فرمایا اے بلال تم جاؤ اور علیؑ کو میرے پاس
لے آؤ جناب بلال حضرت علی کو بلانے گئے حالانکہ حضرت علی
روتے ہوئے اپنے گھر داخل ہو چکے تھے. تو حضرت فاطمہ نے
کہا یا ابوالحسنؑ آپ کو کس نے رلایا ہے خدا آپ کو نہ رلائے.
حضرت علی نے کہا آنحضرتؐ نے مہاجرین اور انصار کے
درمیان بھائی چارہ قائم کیا حالانکہ میں وہیں کھڑا تھا اور
آپؐ مجھے دیکھ رہے تھے اور میری جگہ پہچانتے تھے اور
مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا، حضرت فاطمہؑ نے فرمایا آپ
کو خدا کوئی غم نہ دے آنحضرتؐ نے شاید آپ کو اپنے لئے
مخصوص کیا ہو، اتنے میں جناب بلال نے پکار کر کہا یا علیؑ
آن حضرت کے پاس تشریف لائیے. حضرت علی آنحضرتؐ
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا یا ابوالحسنؑ آپ
کیوں روتے ہیں. حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ

حضور نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا حالانکہ میں وہاں موجود تھا اور آپ مجھے دیکھ رہے تھے اور میری جگہ بھی جانتے تھے لیکن آپ نے مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا، آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے آپ کو اپنی ذات کے لئے چھوڑ رکھا ہے کیا تم اپنے نبی کے بھائی بننے پر خوش نہیں ہو، حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بہت خوش ہوں، آن حضرتؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں منبر پر چڑھایا اور فرمایا بارالہا یہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں، اور یہ مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے، جس کا میں مولا ہوں، تو علی اس کا مولا ہے، جناب انس نے کہا حضرت علی خوش ہوتے ہوئے گھر واپس تشریف لے گئے اور حضرت عمر ابن خطاب آپ کے پیچھے پیچھے گئے اور کہا اے ابوالحسن آج سے آپ میرے مولا ہو گئے اور ہر مومن کے مولا ہو گئے ہیں۔

(اس حدیث کو محدث ابوالحسن فقیہ ابن مغازلی نے لکھا ہے)

(۲۰۱)

عَن ابنِ مسعُودٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰہؐ لَمّا خلق اللّٰہُ اٰدمَ وَنَفَخَ فیہِ مِن رُوحِہٖ عطس فقالَ الحمدُ للّٰہِ فَاَوحَی اللّٰہُ اِلَیہِ اِنّکَ حَمَدتَنی وعزّتی وَجلالی لولا العبدانِ اللّذانِ اُرِیدُ اَن اَخلقَھُما مَاخلقتُکَ قالَ الٰھی اَیکونانِ مِنّی قالَ نعم یا اٰدمُ اِرفع بصرکَ وانظر فنظرَ فاذا مکتوبٌ علی العرشِ لا الٰہ الّا اللّٰہ مُحمّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ ھُوَ نَبیّ الرّحمۃِ وَعلیٌّ مُقیمُ الحُجّۃِ۔

ترجمہ "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ" نے کہا جناب رسول اللہؐ نے فرمایا جب خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی تو حضرت آدم نے عطس کی (چھینکا) پھر کہا: الحمدللہ، پس اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی نازل کی کہ تو نے میری حمد کی ہے اپنی عزت وجلال کی قسم اگر اپنے ان دو بندوں کو جنہیں پیدا کرنا چاہتا ہوں پیدا نہ کرتا

تو تجھے بھی خلق نہ کرتا حضرت آدم نے پوچھا۔ اے میرے معبود' کیا وہ دونوں مجھ ہی سے ہوں گے؟ خداوند عالم نے فرمایا: ہاں، اے آدم اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھو، حضرت آدمؑ نے دیکھا تو عرش پر یہ لکھا ہوا تھا،

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہو نبی الرحمہ و علی مقیم الحجۃ

(ینابیع المودہ ج ۲ ص۱۰)

(۴۲)

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ قَالَ لَمَّا نَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰہ ص عَلِیًّا یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ فَنَادٰی لَہٗ بِالْوِلَایَۃِ ھَبَطَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ بِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ۔
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (الدر المنثور)

حضرت ابو سعید خدری نے کہا جب حضرت رسول اکرمؐ نے غدیر خم کے روز حضرت علیؑ کو منصوب کیا اور پھر ان کی ولایت کا اعلان فرمایا، تو حضرت جبرائیل یہ آیت لے کر حضرت رسول اکرمؐ پر نازل ہوئے۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ"

(تفسیر در منثور)

(۷۰)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ غَدِیْرِ خُمٍّ وَھُوَ یَوْمُ ثَمَانِیْ عَشَرَ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ قَالَ النَّبِیُّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ
(اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْرُ)

"حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ جب روز غدیر خم ہوا یعنی ماہ ذی حجہ کی ۱۸ تاریخ آئی تو حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنی جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علی مولا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔" تفسیر درمنثور"

(۵۱)

عَنْ حُذَیفَةَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ: لَوْعَلِمَ النَّاسُ اَنَّ عَلِیًّا مَتیٰ سُمِّیَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا اَنْکَرُوا فَضْلَهٗ وَسُمِّیَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔

ینابیع المودہ ج ۲ ص۱۰

حضرت حذیفہ سے منقول ہے کہ حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا:
اگر لوگوں کو یہ بات معلوم ہوتی کہ علی کب امیر المومنین کے نام سے موسوم ہوئے تو کبھی ان کی فضیلت کا انکار نہ کرتے، علی اس وقت امیر المؤمنیں کہلائے جب کہ حضرت آدم ابھی روح اور بدن کی آمیختگی کے مراحل طے کر رہے تھے۔

کتاب ینابیع المودہ جلد ۲ ص۱۰

(٥٢)

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِعَلِیٍّ، یَا عَلِیُّ لَكَ سَبْعُ خِصَالٍ لَا یُحَاجُّكَ فِیْهِنَّ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: اَنْتَ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاللّٰهِ اِیْمَانًا (٢) وَاَوْفَاهُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ (٣) وَاَرْأَفُهُمْ بِالرَّعِیَّةِ (٤) وَاَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِیَّةِ (٥) وَاَعْلَمُهُمْ بِالْقَضِیَّةِ (٦) وَاَعْظَمُهُمْ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ (٧) وَاَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اِسْلَامًا

ارجح المطالب ج ٢ ص ٤٤٩

حضرت ابوسعید و معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے کہا جناب رسول اللہؐ نے حضرت علی سے فرمایا۔ یا علی آپ ایسے صفات کے مالک ہیں جن کے بارے میں کوئی شخص بھی روز قیامت آپ سے شکوہ نہ کر سکے گا۔ ١۔ آپ ایمان لانے میں تمام مومنوں سے پہلے ہیں (٢) آپ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عہد خدا کو پورا کرنے والے ہیں (٣) آپ تمام لوگوں سے زیادہ رعایا کیساتھ مہربان ہیں (٤) آپ تمام لوگوں

سے زیادہ کسی چیز کی تقسیم میں مساوات برتنے

والے ہیں (۵) آپ تمام لوگوں سے زیادہ حقائق

کا علم رکھتے ہیں۔ (۶) آپ تمام مسلمانوں

میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں

(۷) آپ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام

لوگوں سے بلند مرتبہ رکھنے والے ہیں،

کتاب ارجح المطالب جلد ۲ صـ ۴۴۹

(۵۳)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (ص)
صَلَّتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَیَّ وَعَلٰی عَلِیٍّ سَبْعَ سِنِیْنَ وَذَالِكَ
اَنَّہٗ لَمْ تُرْفَعْ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِلَی السَّمَآءِ اِلَّا
مِنِّیْ وَمِنْ عَلِیٍّ

حضرت انس بن مالکؓ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہؐ
نے فرمایا۔ سات سال تک فرشتوں نے مجھ پر اور علی پر صلوٰۃ
پڑھی کیونکہ میرے اور علی کی سوا کسی کی طرف سے کلمۂ
توحید لا الٰہ الا اللہ کی گواہی کا آوازہ آسمان
کی طرف نہیں گیا،

(ینابیع المودہ)

(٥٢)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَلَّتِ الْمَلَائِکَۃُ عَلَیَّ وَ عَلٰی عَلِیٍّ سَبْعَ سِنِیْنَ لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ مَعِیَ مِنَ الرِّجَالِ غَیْرُہٗ،

حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا سات سال تک ملائکہ نے مجھ پر اور علیؑ پر درود بھیجا کیونکہ اس عرصے میں علی کے سوا کوئی مرد میرے ساتھ نہیں تھا۔

(۵۵)

عَنْ اَبِی اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص) لَقَدْ صَلَّتِ الْمَلٰائِکَۃُ

عَلَیَّ وَعَلٰی عَلِیٍّ سَبْعَ سِنِیْنَ

لِاَنَّا کُنَّا نُصَلِّیْ لَیْسَ اَحَدٌ

غَیْرُنَا یُصَلِّیْ،

حضرت ابوایوب انصاریؓ نے کہا جناب رسول اللہؐ نے فرمایا: سات برس تک فرشتوں نے مجھ پر اور علی پر صلوتیں پڑھیں کیونکہ (اس عرصے میں) ہم دو کے سوا کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑھنے والا نہیں ہوتا تھا،

(٥٦)

عَنْ عِبَادَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَنَا الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ لَا يَقُوْلُهَا بَعْدِيْ اِلَّا كَذَّابٌ مُفْتَرٍ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ

حضرت عبادہ بن عبداللہ نے کہا میں نے علی علیہ السلام سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ: میں اللہ کا بندہ ہوں اور رسول اللہ کا بھائی ہوں۔ اور میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد اس کا دعویٰ نہیں کرے گا مگر وہ جھوٹا افترا باندھنے والا ہوگا۔ میں نے تمام لوگوں سے پہلے سات برس تک (رسول اللہ کے ساتھ) نماز پڑھی،

(۵۷)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغَفَّارِیْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ : اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یُّصَافِحُنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَنْتَ الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ وَاَنْتَ الْفَارُوْقُ الَّذِیْ یَفْرُقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَاَنْتَ یَعْسُوْبُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمَالُ یَعْسُوْبُ الْکُفَّارِ،

وَعَنْہُ اَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ : اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَصَدَّقَ

(اَرْجَحُ الْمَطَالِبِ جلد ۴ صـ۴۴۸ـ)

حضرت ابوذر غفاری نے کہا میں نے جناب رسول اللہ سے سنا ہے وہ علی علیہ السلام سے فرما رہے تھے: تم نے سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا اور تم سب سے پہلے روز قیامت میرے ساتھ مصافحہ کروگے۔ اور تم ہی صدیق اکبر ہو اور تم ہی وہ فاروق ہو جو حق اور باطل کے درمیان امتیاز

کر سکتے ہو، اور تم ہی یعسوب المسلمین ہو

اور دنیا کا مال

و دولت، کفار کا ہے،

اور ایک اور روایت میں حضرت ابوذر غفاری نے کہا

میں نے جناب رسول اللہ(ص) سے سنا

ہے وہ علی علیہ السلام سے فرما رہے تھے

کہ: تم ہی پہلے وہ شخص ہو جس نے مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی،

(۵۸)

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ:

"مَنِ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتَابِ" قَالَ

ذَالِکَ اَخِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ،

وَسَأَلْتُہٗ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ "قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ

قَالَ: ذَاکَ اَخِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ

حضرت ابوسعید خدری نے کہا میں نے جناب رسول اللہ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ اس سے کون مراد ہیں؟

مَنِ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتَابِ.

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ نے فرمایا: اس سے مراد میرے بھائی سلیمان بن داود کے وزیر ہیں، پھر میں نے پوچھا کہ اس آیت سے کون مراد ہیں قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ،

تو جناب رسول اللہ نے فرمایا اس سے مراد میرے بھائی علی بن ابی طالب ہیں،

۵۹

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَیَّ الْحَوْضَ

وَاَوَّلُهُمْ اِسْلَامًا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍؑ

حضرت سلمان فارسی نے کہا جناب رسول اللہؐ،

نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے سب سے پہلا شخص

جو حوض کوثر پہ میرے پاس آئے گا اور تمام لوگوں میں

سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں

۶۰

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ : وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ عَلِيٌّ، قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ سُفْيَانَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ سَعْدٌ اَنْزَلَ اللّٰهُ "اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ" وَاَنْزَلَ "اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ" فَالْهَادِىْ مِنَ الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى عَلِيٌّ، وَالشَّاهِدُ مِنَ الْاٰيَةِ الثَّانِيَةِ عَلِيٌّ اَيْضًا لِاَنَّهٗ نَصَبَهٗ يَوْمَ الْغَدِيْرِ وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَقَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِىْ فَسَكَتَ مُعَاوِيَةُ وَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّرُدَّهَا،

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ نے کہا: آیہ شریفہ "ومن عندہٗ علم الکتاب" سے مراد علی ہیں، معاویہ بن سفیان نے کہا اس سے مراد عبداللہ بن سلام ہیں حضرت سعد نے کہا: خداوند عالم نے یہ آیت نازل کی "اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ" اور یہ

آیت نازل کی "اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاہِدٌ مِّنْہُ"
پہلی آیت میں "ہادی" سے مراد علیؑ ہیں اور دوسری آیت میں
شاہد" سے مراد بھی علیؑ ہیں کیونکہ جناب رسول خداؐ نے
علیؑ کو روز غدیر، مقامِ خلافت کے لئے منصوب
فرمایا اور کہا "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" یعنی جس کا
میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولا ہے، اور کہا انت منی
بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لانبی بعدی یعنی اے علیؑ
تم میرے ساتھ وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون، موسیٰ سے
رکھتے تھے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا" یہ سن
کر معاویہ خاموش ہوگیا اور ان حقائق کی تردید کرنے
کی جرأت نہ کرسکا،

(۴۱)

عَن ابنِ عبَاسٍ قَالَ "مَن عِندَہٗ عِلمُ الکِتَابِ"
اِنَّمَا ھُوَ عَلِیٌّ، لَقَد کَانَ عَالِمًا بِالتَّفسِیرِ وَالتَّاوِیلِ
وَالنَّاسِخِ وَالمَنسُوخِ. یَنَابِیعُ المَوَدَّۃ ج ۱ ب ۳۰)
اِقتَضَی العَقلُ اَن یَکُونَ العَالِمُ بِجَمِیعِ اَسرَارِ کِتَابِ اللّٰہ
لَابُدَّ اَن یَکُونَ رَجُلٌ مِن بَنِی ھَاشِمٍ بَعدَ النَّبِیِّ اَقرَبُہٗ مِن
سَائِرِ قُرَیشٍ لِاَنَّہٗ مِن بَنِی قُرَیشٍ، وَاَن یَکُونَ اِسلَامُہٗ
اَوَّلًا لِیَکُونَ وَاقِفًا عَلَی اَسرَارِ الرِّسَالَۃِ وَبَدءِ الوَحیِ
وَاَن یَکُونَ جَمِیعَ الاَوقَاتِ عِندَہٗ بِحُسنِ المُتَابَعَۃِ
لِیَکُونَ خَبِیرًا فِی جَمِیعِ اَعمَالِہٖ وَاَقوَالِہٖ وَاَن یَکُونَ مِن
طُفُولِیَّتِہٖ مُنَزَّھًا عَن اَعمَالِ الجَاھِلِیَّۃِ لِیَکُونَ
مُتَخَلِّقًا بِاَخلَاقِہٖ وَمُؤَدَّبًا بِاٰدَابِہٖ وَ نَظِیرًا بِالرُّشدِ
مِن اَولَادِہٖ فَلَم تُوجَد ھٰذِہِ الشُّرُوطُ لِاَحَدٍ اِلَّا
فِی عَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ (ینابیع المودۃ ایضًا)

حضرت ابن عباس نے کہا "آیہ شریفہ "مَن عِندَہٗ عِلمُ الکِتَاب

سے مُراد، علیؑ ہیں، حقیقت میں وہی قرآن کریم کی تفسیر، تأویل، ناسخ اور منسوخ کے عالم تھے،

کتاب ینابیع المودہ میں اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد یوں کہا گیا ہے:

عقل کا فیصلہ ہے کہ کتاب اللہ کے تمام اسرار کا عالم ایسا شخص ہی ہو سکتا ہے جو بنی ہاشم میں سے ہو اور پیغمبر اسلام کے بعد تمام قریش میں سے نبی اکرمؐ کا سب سے زیادہ قریبی ہو کیونکہ وہ نبی قریش میں سے تھے۔ اور وہ اسلام لانے میں سب سے پہلا ہو تاکہ اُسے رسالت اور وحی کی ابتداء کے اسرار سے پوری واقفیت ہو۔ اور وہ ہر وقت نبی اکرمؐ کے ساتھ رہ کر ان کی اچھی اتباع کرتا رہا ہو تاکہ پیغمبر اسلامؐ کے تمام اعمال واقوال میں ان کا راز دان ہو اور بچپن ہی میں اس نے اپنے آپ کو اعمالِ جاہلیت سے پاک و منزہ رکھا ہو تاکہ اخلاقِ نبوی سے آراستہ اور آدابِ محمدی سے مزین اور ان کی اولاد میں سے رشادت میں اپنی مثال آپ ہو پس یہ شرائط کسی میں نہیں پائی جاتیں سوائے علیؑ کے

(ینابیع المودۃ ج ا ب ۳۰)

(۶۲)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ قَالَ رَاٰی اَبُوْطَالِبِ النَّبِیَّ ؐ یَتْفُلُ فِیْ فَمِ عَلِیٍّ اَیْ یَدْخُلُ لُعَابَ فَمِہٖ فِیْ فَمِ عَلِیٍّ فَقَالَ مَاھٰذَا یَا ابْنَ اَخِیْ فَقَالَ اِیْمَانٌ وَحِکْمَۃٌ فَقَالَ اَبُوْطَالِبِ لِعَلِیٍّ یَا بُنَیَّ اُنْصُرِ ابْنَ عَمِّکَ وَوَازِرْہُ،

"حضرت محمد بن کعب سے منقول ہے کہ حضرت ابو طالبؑ نے نبی اکرمؐ کو دیکھا کہ آپ حضرت علی کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال رہے تھے تو حضرت ابو طالبؑ نے نبی اکرمؐ سے کہا اے میرے بھتیجے! یہ کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا یہ ایمان اور حکمت ہے تو حضرت ابو طالب علیہ السلام نے حضرت علی سے کہا اے میرے فرزند! اپنے چچا زاد بھائی کی نصرت کر اور ان کا سہارا بن کر رہ۔

۶۳

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اِنَّ الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، مَامِنْهَا حَرْفٌ اِلَّا وَلَهُ ظَهْرٌ وَبَاطِنٌ وَاِنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عِلْمَ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ،

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے انہوں

نے کہا کہ بتحقیق قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا

ہے اُن میں سے ہر ایک حرف کا ایک ظاہر ہے اور

ایک باطن، اور علی بن ابی طالبؑ اس

ظاہر و باطن دونوں کا علم رکھتے ہیں،

(٦٢)

عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَلِیٌّ عَلٰی مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا حَدَّثْتُكُمْ عَنْهَا مَتٰی نَزَلَتْ بِلَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ فِیْ مَقَامٍ اَوْ مَسِيْرٍ فِیْ سَهْلٍ اَمْ فِیْ جَبَلٍ وَفِیْ مَنْ نَزَلَتْ فِیْ مُؤْمِنٍ اَوْ مُنَافِقٍ وَمَا عَنَی اللّٰهُ بِهَا عَامٌّ اَوْ خَاصٌّ، فَقَالَ ابْنُ الْكَوَّا اَخْبِرْنِیْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی " اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ نَحْنُ وَاَتْبَاعُنَا وَفِیْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ رُوَاءً يُعْرَفُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ۔

"حضرت عامر بن واثلہ نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اے لوگو! مجھ سے پوچھو، مجھ سے پوچھو، خدا کی قسم تم مجھ سے کتاب خدا کی کسی آیت کے متعلق نہیں پوچھو گے مگر یہ کہ میں تمہیں بتا دوں گا کہ وہ کب نازل ہوئی رات کے

وقت یا دن میں، کسی مکان میں یا راستے میں نرم زمین یا پہاڑ میں، اور یہ بتا دوں گا کہ یہ آیت کس کے حق میں نازل ہوئی مؤمن کے بارے میں یا منافق کے بارے میں، اور یہ بھی بتا دوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے اس کا عام معنیٰ مراد لیا ہے یا خاص معنیٰ۔

یہ سن کر ابن الکوا نے پوچھا آپ مجھے اس آیت کے متعلق وضاحت کریں۔ "اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ" تو حضرت علیؑ نے فرمایا: اس سے مراد ہم اور ہمارے پیروکار شیعہ ہیں جو روز قیامت روشن پیشانیوں اور نورانی شکلوں والے ہوں گے اور اپنی ان واضح نشانیوں سے پہچانے جائیں گے۔

(۶۵)

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَاَبِی ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ قَالَا

اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِيَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ اِنَّ

هٰذَا اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَهٰذَا فَارُوْقُ هٰذِهِ

الْاُمَّةِ وَهٰذَا يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهٰذَا اَوَّلُ

مَنْ يُصَافِحُنِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابوذر غفاری نے کہا کہ جناب رسول اللہ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا اور یہ میری امت کا فاروق ہے اور یہ یعسوب المؤمنین ہے اور یہی سب سے پہلے روز قیامت میرے ساتھ مصافحہ کرے گا۔

(۶۶)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ

کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ص فَاَقْبَلَ عَلِیٌّ فَقَالَ

اَنَا کُمْ اَخِیْ وَھٰذَا صِدِّیْقُ الْاَکْبَرُ ،

"حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے کہا ہم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر

تھے کہ علی علیہ السلام تشریف لائے تو جناب

رسول اللہؐ نے انہیں دیکھکر فرمایا: میرا بھائی تمہارے پاس

آیا ہے اور یہی صدیق اکبر ہے"

۶۷

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ كَذِبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يُحِبُّنِيْ وَيُبْغِضُكَ ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب نے کہا میں نے عمر بن خطاب سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے جناب رسول اللہؐ سے سنا ہے انہوں نے حضرت علیؑ سے فرمایا۔ یا علی جھوٹ کہتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ میرا محب ہے جبکہ تیرا دشمن ہو۔

(اس کا دعوائے محبت غلط ہے)

(۶۸)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ یَا عَلِیُّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَنَّ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ مَکْتُوْبًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ سَنَۃٍ،

حضرت جابرؓ نے کہا جناب رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ دروازۂ بہشت پر یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰہِ" اور یہ الفاظ آسمانوں اور زمین کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے لکھے ہوئے تھے (ینابیع المودہ جلد دوم)

(۶۹)

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالُوْا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اِسْلَامًا

"حضرت سعد بن ابی وقاص" اور حضرت ابوسعید

اور حضرت ام سلمہ اور حضرت اسمار بنت عمیس اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا: یا علی، آپ تمام مسلمانوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں (ارجح المطالب صہ ۴۵۰)

○

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِہِ الْاٰیَۃُ "یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ" عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٌ (تفسیر الدر المنثور)

حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا آیہ شریفہ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ..... جناب رسول اللہؐ پر روزِ غدیر خم نازل ہوئی جو علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

(۷۱)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَقْرَءُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (تفسیر الدر المنثور)

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے زمانے میں آیت کی تلاوت اس طرح کرتے تھے: یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ"
یعنی اے رسولؐ جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو کہ علیؑ امیر المومنین ہیں اور اگر آپ نے یہ کام انجام نہ دیا تو گویا رسالت کا کوئی کام انجام نہیں دیا۔

(۷۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةُ قَالَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیَنْفُخَ الرُّوْحَ فِیْهِ وَقَالَ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالَتِ الْاَرْوَاحُ بَلٰی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا رَبُّکُمْ وَمُحَمَّدٌ نَبِیُّکُمْ وَعَلِیٌّ اَمِیْرُکُمْ،

"حضرت ابوہریرہؓ نے کہا جناب رسول خداؐ سے پوچھا گیا۔ آپ پر نبوت کب واجب ہوئی؟ آپؐ نے فرمایا: (میں اس وقت نبی بنایا گیا) جب کہ خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلق ہی نہیں کیا تھا اور اُن میں روح نہیں پھونکی تھی اس کے بعد آپ نے یہ الفاظ تلاوت فرمائے: اور یاد کرو اس وقت کو جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت در پشت آنے والی نسلوں سے عہد و میثاق کیا اور انہیں اپنی ذات پر گواہ بنا کر ان سے فرمایا "الست بربکم" کیا میں تمہارا

رب نہیں ہوں ؟ تمام روحوں نے جواب دیا

ہاں: (تو ہی ہمارا رب ہے)

اس کے بعد خداوند عالم نے فرمایا:

میں تمہارا رب ہوں اور محمد تمہارے نبی ہیں اور

علی تمہارے امیر ہیں،

ینابیع المودہ ج ۲ ص ۷۳

(۷۳)

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ؐ اِنِّیْ رَاَیْتُ اِسْمَکَ مَقْرُوْنًا بِاِسْمِیْ فِیْ اَرْبَعَۃِ مَوَاطِنَ فَلَمَّا بَلَغْتُ الْبَیْتَ الْمُقَدَّسَ فِیْ مِعْرَاجِ السَّمَاءِ فَوَجَدْتُّ عَلٰی صَخْرَۃٍ بِہَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَیَّدْتُّہٗ بِعَلِیٍّ وَزِیْرِہٖ وَلَمَّا انْتَہَیْتُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَوَجَدْتُّ مَکْتُوْبًا عَلٰی قَوَائِمِہٖ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا مُحَمَّدٌ حَبِیْبِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَیَّدْتُّہٗ بِعَلِیٍّ وَزِیْرِہٖ

وَلَمَّا انْتَہَیْتُ اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَہٰی فَوَجَدْتُّ عَلَیْہَا مَکْتُوْبًا اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا مُحَمَّدٌ صَفْوَتِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَیَّدْتُّہٗ بِعَلِیٍّ وَزِیْرِہٖ

وَلَمَّا انْتَہَیْتُ اِلَی الْجَنَّۃِ فَوَجَدْتُّ مَکْتُوْبًا عَلٰی بَابِہَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ؐ

یَنَابِیْعُ الْمَوَدَّۃَ

حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے کہا جناب رسول اللہؐ نے فرمایا (یا علی) میں نے چار مقامات پر تمہارا نام اپنے نام کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا ہے

جب میں آسمانوں کی سیر کرتے ہوئے (معراج میں) بیت المقدس تک پہنچا تو میں نے ایک چٹان پر یہ الفاظ لکھے ہوئے دیکھے۔ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَیَّدْتُهٗ بِعَلِیٍّ وَزِیْرِہٖ"

۲ اور جب میں عرش الٰہی تک پہنچا تو اس کے ستونوں پر یہ لکھا ہوا دیکھا "اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مُحَمَّدٌ حَبِیْبِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَیَّدْتُهٗ بِعَلِیٍّ وَزِیْرِہٖ"

۳ اور جب میں سدرۃ المنتہٰی تک پہنچا تو اس پر لکھا ہوا دیکھا اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مُحَمَّدٌ صَفْوَتِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَیَّدْتُهٗ بِعَلِیٍّ وَزِیْرِہٖ"

۴ اور جب میں جنت تک پہنچا تو اس کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰہِ"

۷۲

اِلْتَفَتَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَمَسَّهَا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ هٰذَا وَشِيْعَتَهٗ هُمُ الْفَائِزُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ اَوَّلُكُمْ اِيْمَانًا مَعِىْ وَاَوْفَاكُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَقْوَمُكُمْ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَاَعْدَلُكُمْ بِالرَّعِيَّةِ وَاَقْسَمُكُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَاَعْظَمُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ قُرْبَةً فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ "اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ" قَالَ فَكَانَ الصَّحَابَةُ اِذَا اَقْبَلَ عَلِىٌّ قَالُوْا قَدْ جَاءَ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (ط ارجح المطالب جلد ۴)

نبی اکرمؐ کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے مس کر کے فرمایا ، مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ شخص (علی بن ابی طالبؑ) اور اس کے شیعہ ہی روز قیامت کامیاب ہوں گے ، پھر فرمایا : (اے مسلمانو) یہ علی بن ابی طالبؑ) تم میں سے سب سے پہلے مجھ پر ایمان لانے والا میرا

ساتھی ہے اور تم سب سے زیادہ عہدالٰہی کو پورا کرنے والا
ہے اور تم سب سے زیادہ امرِ خدا کا قائم کرنے والا ہے۔ اور
تم سب سے زیادہ رعایا کے ساتھ عدل و انصاف کرنے والا
ہے، اور تم سب سے زیادہ تقسیم اموال میں مساوات برتنے والا
ہے، اور تقرب الٰہی میں تم سب سے زیادہ عظمت رکھتا ہے
پھر یہ آیت نازل ہوئی

"اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولٰئِکَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّة"

حضرت جابر نے کہا اس آیت کے نزول کے بعد جب

بھی حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے تھے تو تمام صحابہ

یہ کہتے تھے کہ "خیر البریۃ" آئے ہیں۔

# راویانِ احادیث

مذکورہ احادیث میں جن راویوں نے "حضرت ابوبکر" اور "حضرت عمر" اور "حضرت عثمان" کے ذکر کردہ فضائل امیرالمومنین علی ابن ابی طالب ؑ بیان کیے ہیں، ان کے نام یہ ہیں:

۱ ۔ ابن عباس
۲ ۔ سعید بن مسیب
۳ ۔ ابن عقیل
۴ ۔ ابوسعید الخدری
۵ ۔ حسن بصری
۶ ۔ ابوحزن ابوالاسود
۷ ۔ ابن المسروق
۸ ۔ ابن طلحہ
۹ ۔ محمد بن زبیر
۱۰ ۔ محمد بن یحیٰی بن حیان
۱۱ ۔ جناب سعید بن منصور
۱۲ ۔ خالد بن ولید
۱۳ ۔ عباس بن عبدالمطلب
۱۴ ۔ ابوسہیل
۱۵ ۔ ابن عمر
۱۶ ۔ قیس بن حازم
۱۷ ۔ ابوہریرہ
۱۸ ۔ سعد بن ابی وقاص
۱۹ ۔ براء بن عازب
۲۰ ۔ سالم (عبد عمر)
۲۱ ۔ عبداللہ بن مسعود

# الاربعین

مرتبہ
حسن رضا غدیری

۲

# اَلْاَرْبَعِیْن

## فِیْ فَضَائِلِ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ

اس رسالہ میں ـــــــــــــــــــ

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی فضیلت کی چالیس احادیث مختلف معتبر کتب سے جمع کردی گئی ہیں اور اسے علامہ مفتی مزمل حسین میثمی الغدیریؒ کی کتاب "عظمتِ امیرالمؤمنین" کے ساتھ بطورِ ضمیمہ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ مؤمنین کرام معرفتِ حضرت امیرالمؤمنینؑ اور فضائلِ علویہ کے فیض سے مستفید ہو کر اپنے دِلوں کو نورِ حقیقت سے منوّر کرسکیں۔

حسن رضا غدیری

قم - ایران ۱۹ ارجب ۱۴۰۴ھ

۱

حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہِ ایزدی میں دعا کرتے ہوئے عرض کیا۔

اَللّٰهُمَّ وَاِنِّي عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ مُحَمَّدٌ فَاشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ اَهْلِي عَلِيًّا اَخِي،

پروردگارا! میں تیرا بندہ اور تیرا رسول محمدؐ ہوں پس میری شرح صدر فرما (حقایق کی معرفت و تبلیغ کے لیے میرا سینہ کھول دے) اور امر رسالت میں میرے لئے آسانی پیدا کر، اور میری اہلبیت میں سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر اور سہارا قرار دے۔

اس حدیث کو امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں اور کتاب ینابیع المودہ میں ذکر کیا ہے

یہ حدیث اسی طرح ہے جیسے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی میں دعا کرتے ہوئے کہا تھا:۔

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي

اَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوا

قَوْلِي وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ اَهْلِي

هَارُوْنَ اَخِي اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِي

وَاَشْرِكْهُ فِي اَمْرِي۔ سورۃ طٰہٰ آیۃ ۲۶ )

اے میرے پروردگار، میری شرحِ صدر فرما، اور میرے امر کو میرے لئے آسان فرمادے اور میری زبان کی گرہوں کو کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اور میرے اہلبیت میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر قرار دے اسی کے ذریعہ میرا بوجھ ہلکا کر اور میرے امر میں میرا شریک بنا۔

۲

حضرت ابن عباس اور نعمان بن بشیر سے منقول ہے
کہ پیغمبر اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

اِنَّمَا مَثَلُ عَلِيٍّ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَثَلُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِي الْقُرْاٰنِ ۔

یقیناً علیؑ کی مثال اس امت میں اسی طرح ہے جیسے سورہ قل ہو اللہ احد قرآن میں۔

اس حدیث کو ابن مغازلی نے اپنی کتاب مناقب میں اور علامہ قندوزی نے ینابیع المودہ میں اور دیگر محدثینِ عامہ نے اپنے طرق سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا۔ یا علیؑ، تیرا مقام لوگوں میں اسی طرح ہے جیسے قرآن مجید میں سورۂ قل ہو اللہ احد ہے۔ یعنی جو شخص اس سورہ کو ایک مرتبہ پڑھے تو گویا اس طرح ہے کہ اس نے ایک ثلث یعنی قرآن کا ۱/۳ حصہ پڑھا ہے اور اگر اس سورہ کو دو مرتبہ پڑھے تو اس طرح ہے کہ اس نے قرآن کے دو ثلث یعنی ۲/۳ حصہ کو

پڑھ لیا ہے اور اگر تین مرتبہ اس سورہ کی تلاوت کرے تو گو یا
اس نے سارا قرآن پڑھا ہے اور یا علی، اگر کوئی شخص صرف اپنے
دل میں تیری محبت قائم کرے تو گویا اس نے ایمان کا ایک ثلث
(⅓ حصہ) حاصل کر لیا اور اگر اپنے دل اور زبان دونوں سے
تیرا محب بنا تو گویا اس نے ایمان کے دو ثلث (⅔ حصے) حاصل
کر لئے اور اگر اپنے دل، زبان اور عمل سے تیرا محب اور پیروکار
بنا تو گویا پورا ایمان حاصل کر لیا یعنی مؤمن کامل بن گیا۔

اس کے بعد پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علی، خدا کی قسم اگر تمام اہل
زمین اسی طرح تیرے محب اور پیروکار بنتے جس طرح اہل آسمان
تیرے محب اور پیروکار ہیں تو کوئی شخص عذاب اور غضب خدا
میں مبتلا نہ ہوتا)

(۴)

انس بن مالک سے منقول ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

"عُنْوَانُ صَحِيْفَةِ الْمُؤْمِنِ حُبُّ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ"

ہر مؤمن کے نامۂ اعمال کا عنوان علی بن ابی طالبؑ کی محبت ہے'

اس حدیث کو ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں، ابن جوزی اور دیگر محدثین نے اپنی اسناد سے متفقہ طور پر زہری کے حوالے سے انس بن مالک کا یہ قول نقل کیا ہے انہوں نے کہا۔ مجھے قسم ہے اس خداوند عالم کی جس کے سوا کوئی پروردگار نہیں، میں نے حضرت رسول اکرمؐ سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ:

"ہر مؤمن کے نامہ اعمال کا عنوان علی بن ابی طالبؑ کی محبت ہے۔"

۴

جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا حضرت رسول

اکرم ص نے فرمایا:

"لَوْلَا اَنْتَ یَا عَلِیُّ مَا عُرِفَ الْمُؤْمِنُوْنَ

مِنْ بَعْدِیْ۔

اگر آپؑ نہ ہوتے اے علی، تو میرے بعد

مؤمنین کی پہچان ہی نہ ہوسکتی۔

(اس حدیث کو اکثر محدثین نے اپنی معتبر کتب میں ذکر کیا ہے)

۵

حضرت ام سلمہ (زوجۂ رسول خدا ص) نے کہا، ایک دن رسول اکرم ص فصیح و بلیغ خطبہ دے رہے تھے آپ ص نے اپنے نورانی بیان میں فرمایا:۔

اے لوگو، میں تم میں دو گران بہا چیزیں بطور امانت چھوڑ رہا ہوں، ایک کتابِ خدا (قرآن مجید) اور دوسری اپنی عترت واہل بیت اس کے بعد آپ ص نے فرمایا۔

عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ لَنْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ"

علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ، کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں گے،

(اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب مستدرک میں ذہبی نے تلخیص میں طبرانی نے اپنی تاریخ میں، سیوطی اور دیگر محدثین عامہ نے اپنی اسناد سے عبارات کے مختصر فرق سے ذکر کیا ہے)

۶

طبرانی نے اپنی تفسیر کبیر میں، حاکم نے اپنی کتاب مستدرک میں، ذہبی نے تلخیص میں اور دیگر محدثینِ عامہ نے اپنی سنن اور صحاح میں (خالدبن زید) ابوایوب انصاری اور ابوسعید خدری اور ابو ذر غفاری اور عمار یاسر کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ کچھ لوگ تیرے ساتھ جنگ کریں گے لیکن حق تیرے ساتھ اور تو حق کے ساتھ ہے جو شخص تیری نصرت نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ عَلِیًّا فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصَا عَلِیًّا فَقَدْ عَصَانِیْ"

جس نے میری اطاعت کی گویا اس نے خداوند عالم کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی، اور جس نے علیؑ کی اطاعت اور پیروی کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی کی نافرمانی کی گویا اس نے میری نافرمانی کی۔

۷

ابن عباس نے کہا: حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"حَقُّ عَلِيٍّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ"

علی تمام مسلمانوں پر وہی حق رکھتے ہیں جس طرح کوئی والد اپنی اولاد پر حق رکھتا ہے۔

(اس حدیث کو ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں، ذہبی نے میزان الاعتدال میں، اور مغازلی نے مناقب امیرالمؤمنینؑ میں ذکر کیا ہے)

۹

احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اور اپنی کتاب

فضائل الصحابہ میں زید بن ابی اوفی کے حوالے سے،

حاکم نے مستدرک میں اور ترمذی نے اپنی کتاب صحیح میں

عبداللہ بن عمر اور عائشہ اور انس بن مالک اور زید بن ارقم

اور عمر بن خطاب سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت رسول اکرمؐ

نے ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں اخوت و برادری کا عہد و پیمان کیا تو علی کا ہاتھ پکڑ کر

فرمایا: یَاعَلِیُّ اَنْتَ اَخِی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ،

اے علی، آپ دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں،

⑨

ابن مغازلی نے مناقب علیؑ میں زید بن ارقم اور دیگر محدثین عامہ نے ۷۵ طرق واسناد سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے واپسی پر جب "جحفہ" کے اطراف میں "غدیر خم" کے مقام پر پہنچے۔ سخت گرمی کا وقت تھا آپ نے قافلۂ حجاج کو حکم دیا کہ ٹھہر جائیں اور نماز ظہر بجا لائیں، ہر شخص نے اپنی عبا بچھا کر نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صحابہ نے اونٹوں کے پالانوں کا منبر بنایا آنحضرتؐ اس منبر پر تشریف فرما ہوئے، حسبِ عادت کمال فصاحت و بلاغت کے ساتھ خُطبہ پڑھا، اور تمام مسلمانوں کے سامنے علی بن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑ کر یوں فرمایا :-

"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ"

جس جس کا میں مولی ہوں پس اس کا علی مولی ہے۔ (پھر یہ دعا کی) پروردگار جو شخص علی کو دوست رکھے اسے دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے اس کے ساتھ دشمنی کر

۱۰

ابن جریر نے تفسیر کبیر میں، ترمذی نے اپنی کتاب صحیح میں سیوطی نے جامع الصغیر میں، حاکم نیشاپوری نے مستدرک میں اور اکثر محدثین کرام نے اپنی کتابوں میں حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر مقامات پر علی بن ابی طالب کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:۔

علی، آزادمنش افراد کے سردار، مؤمنین کے امیر، صالحین کے پیشوا، پرہیزگاروں کے رہنما، بدکاروں، مشرکوں اور کافروں کے قاتل ہیں۔

ان کا ناصر کامیاب اور ان کا دشمن ناکام و تباہ ہے۔ حدیبیہ میں حضرت رسول خدا نے بلند آواز سے فرمایا:

"اَنَا مَدِینَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ بِالْبَابِ"۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے پس جو شخص علم حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ دروازہ پر آئے

۱۱

حضرت امّ سلمہ ازوجہ رسول خدا نے کہا رسول اکرم (ص) نے فرمایا:۔

"یَا عَلِیُّ، لَا یُحِبُّکَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنَافِقٌ"۔

یا علی، تجھے کوئی دوست نہیں رکھے گا مگر مؤمن، اور تجھ سے کوئی دشمنی نہیں کرے گا مگر منافق،

اس حدیث کو زمخشری نے ربیع الابرار میں، ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح نہج البلاغہ میں، محدث نسائی نے اپنی کتاب سنن میں، احمد بن حنبل نے مسند میں، ترمذی نے اپنی کتاب صحیح میں اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو متفق علیہ اور متواتر احادیث میں سے شمار کیا ہے۔

(۱۲)

علامہ منادی نے کنوز الحقائق میں، قندوزی نے

ینابیع المودہ میں اور دیگر محدثین عامہ نے اپنی اسناد

سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوذر غفاری نے کہا رسول اکرمؐ نے

فرمایا، جو شخص خلافت اسلامیہ کے حصول کے لئے علی کے

ساتھ جنگ کرے اُسے قتل کر ڈالو، خواہ کوئی بھی ہو۔ اس کے
بعد آپؐ نے فرمایا۔

"وَمَنْ شَكَّ فِي عَلِيٍّ فَهُوَ كَافِرٌ"

جو شخص علی کے حق میں شک کرے پس وہ کافر ہے۔

(۱۴)

ابو رافع سے نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا،

## لَافَتیٰ اِلَّا عَلِیٌّ وَلَاسَیفَ اِلَّا ذُوالفَقَارُ

کوئی جوان علی جیسا نہیں اور کوئی تلوار ذوالفقار جیسی نہیں۔

اس حدیث کو ابوالفرج اصفہانی نے "اغانی" میں، بیہقی نے مناقب میں، معتزلی نے شرح نہج البلاغہ میں خطیب خوارزمی نے مناقب علی میں ذہبی نے میزان الاعتدال میں، اور دیگر محدثین عامہ نے اس حدیث کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ علامہ واقدی نے مغازی میں اس حدیث کو ذکر کرکے لکھا ہے کہ جنگ بدر و اُحد کے دن غیب سے یہ ندا آئی تھی جس کا متکلم دکھائی نہیں دیتا تھا۔ لَافَتیٰ اِلَّا عَلِیٌّ لَاسَیفَ اِلَّا ذُوالفِقَارُ

(۱۲)

ابن اثیر نے اسد الغابہ میں، ابن مغازلی نے مناقب امیر المؤمنینؑ میں اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں، زید بن ارقم اور انس بن مالک اور سلمان فارسی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: میں اور علی نے تمام لوگوں سے پہلے نماز ادا کی، اور علی سب سے پہلے مسلمان اور میرے بعد میرے خلیفہ اور جانشین اور میرے علم و حکمت کے وارث ہیں:-

اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَی الْحَوْضِ اَوَّلُهُمْ اِسْلَامًا عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ،

تمام لوگوں میں سے سب سے پہلے حوض کوثر میرے پاس علی بن ابی طالب آئیں گے، جو سب سے پہلے مسلمان ہیں۔

۱۵

ابن مغازلی نے مناقب امیر المؤمنینؑ میں حاکم نے مستدرک میں، ابو القاسم بغوی نے معجم الصحابہ میں اور دیگر محدثین ومفسرین عامہ نے متعدد اسنادوں سے، حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابن عباس اور عبداللہ بن ابی بریدہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ وَوَارِثٌ وَاِنَّ وَصِيِّي وَوَارِثِي عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ.

ہر نبی کا وارث اور وصی ہوتا ہے اور میرا وصی اور وارث علی بن ابی طالب ہے۔

(۱۶)

ابن مغازلی نے کتاب مناقب علیؑ میں ایک طویل حدیث
کے ذیل میں صاحب کتاب کفایۃ الطالب، ذہبی، ابن حجر
عسقلانی اور احمد بن حنبل کے حوالے سے نقل کیا ہے
کہ سلمان فارسی نے کہا: میں نے رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے فرمایا: میں اور علی ایک
نور تھے اور حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے ایک ہزار
سال قبل بارگاہ الٰہی میں مصروف تسبیح و تقدیس تھے اور
جب خداوند عالم نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو یہ نور
ان میں منتقل کیا۔ یہ نور حضرت آدمؑ کی پشت میں باقی رہا
یہاں تک کہ صلب عبد المطلب تک پہنچا اور وہاں سے
ہم دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔

"فَفِيَّ النُّبُوَّةُ وَفِي عَلِيٍّ الْخِلَافَةُ"

پس مجھ میں نبوت و پیغمبری اور علی میں خلافت رکھی گئی،
یعنی نبوت میرے حصے میں آئی میں نبی بنا اور خلافت علی کے حصے میں آئی وہ خلیفہ بنے۔

(۱۷)

ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں اور طبرانی نے تفسیر کبیر میں کنز العمال کے حوالے اور دیگر محدثین عامہ نے مختلف طرق واسناد سے عبارات کے فرق کے ساتھ انس بن مالک اور ابوذر غفاری اور جابر بن عبد اللہ انصاری سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا:۔

یَا مَعَاشِرَ الْاَنْصَارِ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا، ھٰذَا عَلِیٌّ، فَاَحِبُّوْہُ بِحُبِّیْ وَاَکْرِمُوْہُ بِکَرَامَتِیْ فَاِنَّ جَبْرَئِیْلَ اَمَرَنِیْ بِالَّذِیْ قُلْتُ عَنِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

اے گروہ انصار! (کیا تم چاہتے ہو) تمہیں ایسی چیز کی رہنمائی کروں کہ اگر تم اس سے متمسک رہو تو کبھی گمراہ نہ ہوں گے، وہ علی ہے پس اسے اس طرح دوست رکھو جیسے مجھے دوست رکھتے ہو اور جس طرح میرا احترام واکرام کرتے ہو اسی طرح اس کا احترام بجا لاؤ، یہ وہ چیز ہے کہ خداوند عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں مطلع کروں پس میں نے تمہیں وہ بات بتادی ہے جو جبرئیل نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ تک پہنچائی ہے۔

(۸۱)

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں، طبرانی نے المعجم الصغیر

اور مجمع الزوائد میں حدیث متواتر کے عنوان سے حضرت

امِّ سلمہ (زوجۂ پیغمبر اکرمؐ) سے نقل کیا ہے انہوں

نے کہا کہ میں نے کئی مرتبہ رسول اکرمؐ سے سنا ہے

وہ فرماتے تھے:

عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى

يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ"

علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے کبھی ایک

دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر

میرے پاس پہنچ جائیں گے۔

(۱۹)

ابن عباس سے منقول ہے انہوں نے کہا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"أَنَا سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ "

میں تمام انبیاء کا سردار ہوں اور علی تمام اوصیاء کے

سردار ہیں۔

(اس حدیث کو اکثر محدثین عامہ نے اپنی مستند کتب

میں معتبر و موثق اسناد سے نقل کیا ہے)

(۲۰)

اکثر محدثین عامہ نے اپنے مختلف طُرق اور متعدد اسناد سے انس بن مالک اور ابن عباس کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت رسولِ اکرم ص نے فرمایا:

"یَا عَلِیُّ اَنْتَ اِمَامُ اُمَّتِی وَ خَلِیْفَتِی عَلَیْهَا مِنْ بَعْدِیْ"

یا علی، آپ میری امت کے امام ہیں اور میرے بعد میری امت پر میرے خلیفہ اور جانشین ہیں۔

(یعنی تو ہی میرے بعد حق و باطل کے درمیان امتیاز کر سکتا ہے)

(٢١)

ابوہریرہ نے کہا میں نے معاذ بن جبل کو دیکھا کہ اکثر علی بن ابی طالبؑ کے چہرے کی طرف دیکھتے رہتے تھے ایک دن میں نے ان سے کہا کیا وجہ ہے کہ تم ہمیشہ علی کے چہرے کی طرف دیکھتے رہتے ہو!
اور اپنی نگاہیں ان سے نہیں ہٹاتے، تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت رسولِ اکرمؐ سے سُنا ہے آپؐ نے فرمایا:۔

اَلنَّظَرُ اِلیٰ وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ

علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے

(اس حدیث کو ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں اور ذہبی نے میزان الاعتدال میں ذکر کیا ہے اور اکثر محدثین عامہ نے مختلف اسناد سے نقل کیا ہے)

(٢٢)

حافظ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں، ذہبی نے تاریخ اسلام میں طبرانی نے مجمع الزوائد میں، حاکم نے مستدرک میں اور دیگر محدثین عامہ نے سعید بن جبیر کی سند سے نقل کیا ہے کہ عائشہ نے کہا میں حضرت رسول اکرمؐ کے حضور میں حاضر تھی کہ ناگاہ علی بن ابی طالبؑ آنحضرتؐ کی زیارت کے لئے آئے آنحضرتؐ نے مجھے اشارے سے فرمایا:-

جو شخص چاہے کہ جوانانِ عرب کے سردار کی زیارت کرے تو وہ علی کی چہرے کی طرف دیکھے، میں نے عرض کی یارسول اللہؐ کیا آپ جوانانِ عرب کے سید و آقا نہیں ہیں؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا:-

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ

(میں تمام اولادِ آدم کا سید و آقا ہوں اور علی سید سردارِ عرب ہیں)

(۴۳)

ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں حاکم نیشا پوری نے مستدرک میں اور متعدد محدثینِ عامہ نے اپنی اسناد سے حبۃ العرنی اور سلمان فارسی سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے سلمان فارسی سے پوچھا: آپ علی کو کیوں اتنا دوست رکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت رسول اکرمؐ سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا: جو شخص علی کو دوست رکھے گویا اس نے مجھے دوست رکھا اور جو شخص علی سے دشمنی کرے گویا اس نے مجھ سے دشمنی کی، (پھر فرمایا)

"یَا عَلِیُّ مُحِبُّكَ مُحِبِّیْ وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضِیْ"

یا علی، جو تیرے ساتھ محبت کرے وہ میرا محب ہے اور جو تیرے ساتھ دشمنی کرے وہ میرا دشمن ہے۔

(۲۲)

حافظ سیوطی نے جامع الصغیر میں، ابن کثیر

دمشقی نے البدایہ والنہایہ میں اور خطیب خوارزمی نے

اپنی کتاب مناقب میں متعدد اسناد وطرق سے نقل

کیا ہے کہ عائشہ (زوجۂ پیغمبرؐ) نے کہا میں نے حضرت

رسول اکرمؐ سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا:۔

"ذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَةٌ" علی کا ذکر عبادت ہے

اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

"زَيِّنُوا مَجَالِسَكُمْ بِذِكْرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ"

اپنی مجالس کو علی کے ذکر سے زینت بخشو

(۲۵)

حضرت ابوذر غفاری اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا:۔

"یَا عَلِیُّ مَنْ فَارَقَنِیْ فَقَدْ فَارَقَ اللہَ وَمَنْ فَارَقَكَ فَقَدْ فَارَقَنِیْ"

یا علی، جس نے مجھے چھوڑ دیا اس نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑا اور جس نے تجھے چھوڑا گویا اس نے مجھے چھوڑ دیا۔

(اس حدیث کو خطیب خوارزمی نے اپنی کتاب مناقب میں طبرانی کے حوالے سے، حاکم نیشاپوری نے مستدرک میں عبارت کے معمولی فرق کے ساتھ اور ذہبی نے میزان الاعتدال میں ذکر کیا ہے،

(۲۶)

محدثینِ عامہ کی کثیر تعداد نے مختلف طُرق اور متعدد اسناد سے اور بالخصوص ابن ماجہ نے اپنی کتاب سنن میں، احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مُسند میں، نسائی نے اپنی کتاب سُنن میں، بخاری اور ترمذی نے اپنی کتب صحیحین میں، براء بن عازب اور ابن جنادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ سورۂ برائت کے نزول کے بعد فخرِ کائنات پیغمبرِ اسلامؐ نے ابوبکر کو حکم دیا کہ اس سورہ کی دس آیتوں کو لے جائیں اور مشرکین کے سامنے قرائت کریں، لیکن جبرائیلؑ نازل ہوئے اور آنحضرتؐ پر وحی لائے کہ خداوند عالم فرماتا ہے اس کام کو تو خود انجام دے یا وہ جو تجھ ہی سے ہو۔ لہٰذا پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو بُلایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ آیات ابوبکر سے واپس لے لیں اور خود مکہ معظمہ میں جاکر مکہ والوں کے سامنے وہ آیات پڑھیں، حضرت علیؑ نے رسول اکرمؐ کے حکم کے مطابق عمل کیا اور جُحفہ کے راستے میں ابوبکر کو وہ آیات واپس لے لینے کا فرمانِ رسول بتایا اور آیات واپس لے لیں۔ ابوبکر نے واپس آکر حضرت رسول اکرمؐ کی خدمت میں عرض کی، یارسول اللہ! آیا میرے بارے میں کوئی خاص چیز نازل ہوئی ہے کہ آپ نے وہ آیات مجھ سے واپس لے لیں؟

(۲۶)

تو آن حضرت (ص) نے فرمایا:- جبرائیل آئے اور اللہ

تعالیٰ کا فرمان پہنچایا کہ اس کام کو یا میں خود انجام

دوں یا وہ انجام دے جو مجھ سے ہو ۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:-

عَلِیٌّ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْ عَلِیٍّ"

میں علی سے ہوں اور علی مجھ سے ہیں۔

(٢٧)

حضرت عمار بن یاسر نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:۔

"اُوْصِیْ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَصَدَّقَنِیْ مِنْ جَمِیْعِ النَّاسِ بِوِلَایَةِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ"

ہر وہ شخص جو بنی آدم سے مجھ پر ایمان لایا اور میری نبوت و رسالت کی تصدیق کی تو میں اُسے علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار کرنے کی تاکید کرتا ہوں،

(اس حدیث کو حسام الدین نے کنز العمال میں طبرانی کے حوالے سے اور قندوزی نے ینابیع المودہ میں اور دیگر محدثین کرام نے مختلف طرق اور متعدد اسناد سے عبارت کے مختصر فرق کے ساتھ ذکر کیا ہے)

(۲۸)

ابو ایوب انصاری سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ

رسول اکرمؐ نے فرمایا:۔

مَنْ کُنْتُ وَلِیُّہٗ فَعَلِیٌّ وَلِیُّہٗ

جس جس کا میں ولی ہوں پس علی بھی اس کے ولی ہیں'

اس حدیث کو متعدد علمار کرام نے ذکر کیا ہے ابن ابی الحدید معتزلی نے

شرح نہج البلاغہ میں اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ حضرت رسول

اکرمؐ نے ہزار مقامات پر یہ فرمایا ہے کہ جس کا میں ولی ہوں اس کا علی ولی

ہے۔

۴۰

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا۔

يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ وَ لِاَهْلِكَ وَ
وَلِشِيعَتِكَ وَ لِمُحِبِّي شِيعَتِكَ"

یا علیؑ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے اہل بیتؑ کو اور آپ
کے شیعوں کو اور آپ کے پیروکاروں کے دوستوں کو اپنی
مغفرت سے نوازا ہے،

۱۱ اس حدیث کو ابن مغازلی نے مناقب علیؑ میں ایک طویل حدیث کے
ذیل میں نقل کیا ہے۔

(۳۱)

ابن مغازلی نے مناقب علیؑ میں اور دیگر محدثین نے

عبارت کے مضمون کے فرق کے ساتھ مختلف اسناد سے نقل کیا ہے

کہ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت رسول اکرمؐ جب بھی علی و فاطمہ اور حسنینؑ

کے چہروں کی طرف نگاہ کرتے تو فرمایا کرتے تھے کہ جو تم سے جنگ کرے

میری بھی اس سے جنگ ہے اور جو تمہارے ساتھ صلح کرے میری بھی اس کے ساتھ
صلح ہے، اور فرمایا کرتے تھے :-

يَاعَلِيُّ سِلْمُكَ سِلْمِيْ وَحَرْبُكَ حَرْبِيْ

یاعلی تیری صلح میری صلح ہے اور تیری جنگ میری جنگ ہے

۲۱

احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند میں اور دیگر محدثین

عامہ نے قید تواتر کے ساتھ نقل کیا ہے کہ ابن عباس

اور دیگر صحابہ کرام نے بیان کیا کہ ایک دن پیغمبر

اکرمؐ نے مسجد النبیؐ میں مہاجرین اور انصار سے کے

اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ اٰذیٰ عَلِیًّا فَقَدْ اٰذَانِی

جس نے علی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔

(۴۳)

اکثر محدثین کرام نے قید تواتر کے ساتھ عبارات کے فرق کے بغیر حضرت عمار بن یاسر کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسولِ اکرم ؐ نے فرمایا:۔

"یَا عَلِیُّ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ زَیَّنَکَ بِزِیْنَۃٍ لَمْ یُزَیِّنِ الْعِبَادَ بِزِیْنَۃٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْھَا"

یا علیؑ خداوند عالم نے آپ کو ایسی عظیم صفات سے متصف و مزین فرمایا ہے کہ اپنے بندوں میں سے کسی کو وہ صفات عطا نہیں کیں، اور جن صفات سے آپ کو آراستہ کیا ہے وہ ایسی ہیں کہ ان سے زیادہ کوئی چیز خدا کے نزدیک محبوب اور پسندیدہ نہیں، بلکہ وہ سب سے زیادہ محبوب الٰہی ہیں

(۳۲)

ابن عباس نے کہا کہ حضرت رسولِ اکرم ؐ نے فرمایا:-

اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ شَجَرَۃٍ وَاحِدَۃٍ وَالنَّاسُ مِنْ اَشْجَارٍ شَتّٰی"

میں اور علی ایک ہی شجرہ اور نسل سے ہیں اور باقی لوگ مختلف شجرو ں

اور نسلوں سے ہیں'

اس حدیث کو اکثر محدثینِ عامہ نے اپنی اسناد سے نقل کیا ہے

اور صاحبِ تفسیر درمنثور نے لکھا ہے کہ اس حدیث شریف کے

الفاظ میں بعض راویوں کے بیانات میں معمولی سا فرق پایا جاتا

ہے

(۴۴)

ابن مغازلی نے کتاب مناقب امیرالمؤمنینؑ[۱] میں ایک طویل حدیث کے ذیل میں حضرت ام سلمہ (زوجۂ پیغمبر اکرمؐ[۲]) کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ میں نے خانہ کعبہ کے قریب زمزم کے مقام پر چند افراد کو دیکھا جو مملکت شام سے تعلق رکھتے تھے، میں اُن کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ تم میں سے وہ کون ہے جو خدا اور پیغمبرؐ[۳] کو بُرا بھلا کہتا ہے؟

انہوں نے جواب دیا کہ سبحان اللہ، ہم میں کوئی ایسا شخص نہیں جو یہ پست اور بری حرکت انجام دے۔

ابن عباس نے دوبارہ ان سے پوچھا کہ آیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو علیؑ کو دشنام دیتا ہو،؟ انہوں نے جواب دیا۔ ایسا کرنے والے موجود ہیں، ابن عباس نے یہ سنکر کہا کہ: خدا گواہ ہے کہ میں نے اپنے دونوں کانوں سے سُنا ہے اور اپنے دل میں اِسے محفوظ کرلیا ہے حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا:

مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ وَمَنْ سَبَّنِیْ

فَقَدۡ سَبَّ اللّٰهَ‘‘

جو شخص علی کو دشنام دے تو گویا اس نے

مجھے دشنام دی، اور جس نے مجھے دشنام

دی تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو دشنام دی،

(۳۶)

عائشہ نے کہا میں نے کئی مرتبہ حضرت رسول

اکرمؐ سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا:۔

حُبُّ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ

اس حدیث کو اکثر محدثینِ عامہ نے اپنی کتب میں

مختلف طرق اور متعدد اسناد سے ذکر کیا ہے اور

اس کی عبارت میں کوئی فرق نہیں پایا گیا،

بلکہ متفق علیہ ہے،

(۲۷)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ خُلَفَائِیْ وَ اَوْصِیَائِیْ وَ حُجَجُ اللّٰہِ عَلَی الْخَلْقِ بَعْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَوَّلُھُمْ عَلِیٌّ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) وَ اٰخِرُھُمْ وَلَدِیَ الْمَھْدِیُّ فَیَنْزِلُ رُوْحُ اللّٰہِ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فَیُصَلِّیْ خَلْفَ الْمَھْدِیْ وَتَشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا وَ یَبْلُغُ بِسُلْطَانِہِ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ۔

میرے بعد میرے جانشین بارہ ہیں جو اللہ کی مخلوق پر اللہ کی حجتیں ہیں ان میں سب سے پہلے علی ہیں اور سب سے آخری میرے فرزند مہدی ہیں جب وہ ظاہر ہوں گے تو عیسیٰ بن مریم آسمان سے اُتریں گے اور مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے زمین نورِ خدا سے روشن ہو جائے گی اور ان کی حکومت مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی۔

۳۸

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَعَاشِرَ النَّاسِ قُوْلُوا الَّذِیْ قُلْتُ لَکُمْ وَسَلِّمُوْا عَلٰی عَلِیٍّ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا:

اے لوگو، علی کے بارے میں جو کچھ میں نے خود کہا ہے تم بھی وہی کہو، علی پر سلام بھیجو اور انہیں سلام کرتے وقت امیرالمؤمنین کہا کرو۔

۳۹

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنْ تُوَلُّوْا عَلِیًّا تَجِدُوْہُ ہَادِیًا مَّہْدِیًّا یَسْلُکُ بِکُمُ الطَّرِیْقَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔

حضرت رسولِ اکرمؐ نے فرمایا:

اگر تم لوگ علیؑ کو اپنا ولی و حاکم مان لو تو تم اُسے اپنے لیے ہادی و مہدی پاؤ گے (یعنی وہ تمہیں حق و حقیقت کی صحیح رہنمائی کریں گے) اور وہ تمہیں صراطِ مُستقیم پر چلائیں گے۔

(اس روایت کو کنز العمال میں ذکر کیا گیا ہے)

(۴۰)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّرَاطَ لَا یَجُوْزُ عَلَیْہِ اِلَّا مَنْ عَرَفَ عَلِیًّا وَ ھُوَ یَعْرِفُہٗ۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

پُل صراط سے فقط وہی شخص گزر سکے گا جو علیؑ کی معرفت حاصل کر چکا ہو (اس کا دِل معرفتِ علیؑ سے منوّر ہو) اور علیؑ بھی اُسے پہچانتے ہوں (کہ یہ ہمارا ہے)

# مطبوعات امامیہ پبلیکیشنز

مفاتیح الجنان — ۵۰/-

| کتاب | قیمت |
|---|---|
| آیت اللہ خمینی قم سے قم تک | ۳۵/- |
| نہج البلاغہ کلاں | ۷۰/- |
| صحیفہ کاملہ کلاں | ۴۰/- |
| تذکرۃ الاطہار | ۵۰/- |
| توضیح المسائل کلاں | ۴۰/- |
| تاریخ حسن مجتبیٰ | ۴۰/- |
| تعلیم دین (۱) | ۱۲/- |
| خمس (پمفلٹ) | ۱/- |
| لقمان حکیم | ۱/- |
| اقوال رہبر | ۱۵/- |
| مبادیات حکومت اسلامی | ۵/- |
| دین عقل کی روشنی میں | ۶/- |
| چہل حدیث | ۱۲/- |
| جان سخن | ۱۰/- |
| ہدایا وتحف | ۱۰/- |
| ہدایت النسلہ | ۴/- |
| کردار کی روشنی | ۳/- |
| معدن الجواہر | ۶/- |
| فلسفۂ نماز | ۲۵/- |
| لبنان | ۴۰/- |
| دستور آئی۔ ایس۔ او | ۱/- |
| سعادت ابدیہ | ۱۶/- |
| احسن المقال جلد اول | ۶۵/- |
| آئین زندگی | ۲۰/- |
| نہج البلاغہ اردو | ۵۰/- |
| نہج البلاغہ خورد | ۴۵/- |
| صحیفہ کاملہ خورد | ۱۵/- |
| انتخاب طبری | ۵۰/- |
| توضیح المسائل خورد | ۲۰/- |
| یوم الحسینؑ | ۲۰/- |
| تعلیم دین (۲) | ۱۸/- |
| ضرورت امام | ۱/- |
| دستور ایران | ۱۲/- |
| انقلاب اسلامی ایران | ۱۵/- |
| اثنا عشریہ | ۵/- |
| نظام زندگی | ۱۵/- |
| درس ہائے نہج البلاغہ | ۱۲/- |
| سرو چمن | ۲۰/- |
| معراج مومن | ۵/- |
| جہاد اکبر | ۶/- |
| حقوق اور اسلام | ۸/- |
| ارشاد القلوب | ۲۰/- |
| مناسک حج | ۲۵/- |
| اسلامی حدود و تعزیرات | ۱۵/- |
| دستور آئی۔ او | ۲/- |
| اقتصادی نظاموں کا تقابلی جائزہ | ۲۵/- |
| احسن المقال جلد دوم | ۷۰/- |
| خاشعین کی نماز | ۱۵/- |